غیر مقلد ہو کر تقلید کیوں؟

تالیف

مولانا مفتی ربّ نواز سلفی صاحب

مدرس دارالعلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ

FREEDOM FOR GAZA

چھپ چھپ کر تقلید کرنے والے

اہلحدیثوں کی

اندرونی داستان

ناشر

مکتبۃ الجنید اور دیو بند کیسٹ ھاؤس برائے رابطہ جمال اللہ حنفی

عقب الآصف اسکوائرز مدرسہ عقیدۃ الاسلام حسن نعمان کالونی سہراب گوٹھ کراچی 0334-3441039

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر
پیشِ لفظ	02
غیر مقلد اور اہل قرآن کے درمیان مکالمہ	04
علامہ ابنِ حزمؒ کی تقلید	10
مقامی مفتی اور عالم کی تقلید	13
حافظ محمد صاحب کی تقلید	16
علامہ شوکانیؒ کی تقلید	18
علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید	20
علمائے حدیث یعنی محدثین کی تقلید	25
امام بخاریؒ کی تقلید	29
علمائے اصول کی تقلید	32
قیاسی مسائل میں علمائے کرام کی تقلید	33
اشاعرہ اور ماتریدیہ کی تقلید	35
ہشام بن عبدالملک کی تقلید	38
امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید	39
امام شافعیؒ کی تقلید	41
امام مالکؒ کی تقلید	43
امام ابوحنیفہؒ کی تقلید	44
فقہائے احناف کی تقلید	53
حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے ابنائے کرام کی تقلید	57
اساتذہ کرام کی تقلید	59
خاتمۃ الکتاب	
اہلحدیث اور عام مقلدین کی تقلید میں فرق	62
نااہل کی تقلید	63
اہلِ بدعت کی تقلید	65
نفسانی خواہشات کی تقلید	68
شیعوں کی تقلید	70
یونان کے کافروں کی تقلید	72
مرزا قادیانی کی تقلید	73
یہود و نصاریٰ کی تقلید	76
شاید غیر مقلد کی توبہ کا وقت آ گیا	77

FREEDOM FOR GAZA

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

غیر مقلدین حضرات جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ان سے اہلسنت والجماعت کو کئی طرح کی شکایات ہیں۔ان میں سے دو درج ذیل ہیں۔

پہلی شکایت یہ ہے کہ یہ لوگ تقلید کو شرک وکفر کہتے ہیں۔ پروفیسر عبداللہ بہاولپوری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں۔

''ہر مشرک پہلے مقلد ہوتا ہے پھر مشرک۔اگر تقلید نہ ہو تو شرک بھی پیدا نہ ہو شرک پیدا ہی تقلید سے ہوتا ہے''۔(رسائل بہاولپوری صفحہ ۵۲)

مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں۔

''اہل حدیث کی کتابیں' رسالے اور فتوے دیکھیں جن میں تقلید کو نہ صرف بدعت بلکہ کفر قرار دیا ہے''۔(اہلحدیث امرتسر ۲۲ محرم ۱۳۳۲ھ)

اس عبارت کا عکس ابن انیس مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صاحب کی کتاب ''تاریخ ختم نبوۃ صفحہ ۴۶۰'' پر دیکھا جا سکتا ہے۔

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین حضرات جب تقلید کی تردید کرنے کے لئے مسند افتاء پر جلوہ افروز ہوئے تو اسے شرک وکفر کہہ کر ہی دم لیا ہے۔حالانکہ اجتہادی مسائل میں مجتہد کی تقلید کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ از روئے قرآن واجب ہے جیسا کہ اس کا اقرار میاں نذیر حسین دہلوی مرحوم نے ان الفاظ میں کیا ہے''یہی آیت دلیل ہے وجوب تقلید پر''(معیار الحق صفحہ ۶۷)

دوسری شکایت یہ ہے کہ غیر مقلدین حضرات نے اپنے قلم وزبان سے تو تقلید کو شرک وکفر کہا مگر عملاً ہر کسی کی تقلید کو سینے سے لگائے رکھا ہے۔ یہاں تک کہ کافروں کی تقلید سے بھی دریغ نہیں کیا۔

غیر مقلد عالم مولانا عبدالحق غزنوی صاحب' سردار اہل حدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

''فلاسفہ اور نیچریوں اور معتزلہ کا مقلد ہے'' (الاربعین صفحہ ۵ مشمولہ رسائل اہلحدیث جلد اول)

غیر مقلدین کے وکیل مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

''ثناء اللہ بھی شاید بتقلید اپنے امام قادیانی کے جو قصص و اخبار میں حقیقت شرعیہ کے لغت پر مقدم نہ رکھنے میں اس کا شاگرد و پیرو ہے''۔

(اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۲ بحوالہ تاریخ ختم نبوۃ صفحہ ۳۴۶)

غیر مقلد عالم مولانا عبدالاحد صاحب' مولانا امرتسری موصوف کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''جماعت صحابہ اور ان کے اجماع کو رد کر کے کفار اور مشرکین کی تقلید کرتے ہیں'' (الفیصلۃ الحجازیہ صفحہ ۳۴ مشمولہ رسائل اہلحدیث جلد اول)

اس دوسری شکایت کو ''غیر مقلد ہو کر تقلید کیوں؟'' کے عنوان سے عوام کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ جو مکالمے کی صورت میں ہے۔ ایک اہل قرآن اور اہلحدیث کی آپس میں گفتگو ہوئی جس میں مسئلہ تقلید زیر بحث تھا۔ اہل قرآن کا دعویٰ تھا کہ ''اہلحدیث دراصل اہل تقلید ہیں'' جبکہ اہلحدیث بھائی سختی سے اس کے منکر تھے ان کا کہنا یہ تھا کہ ہم لوگ تقلید سے ہٹ کر بلکہ کوسوں دور رہ کر صرف اور صرف قرآن و حدیث کے صریح احکام پر عمل کرتے ہیں۔

اس مکالمے کی صورت اسی طرح بنی کہ ایک صاحب اہلحدیث مذہب چھوڑ کر اہل قرآن کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ اہلحدیث مناظر انہیں واپس اپنی جماعت میں داخل کرنے کیلئے تبلیغ و دعوت کی غرض سے اس کے پاس پہنچے' سلام کے بعد خیر و عافیت دریافت کرنے کا تبادلہ ہوا۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ آئندہ صفحات میں مذکور ہے۔ آپ اسے پڑھئے اور اندازہ لگایئے کہ کس کا پلڑا بھاری ہے۔

نوٹ:۔ چونکہ یہ رسالہ بطور الزام لکھا گیا ہے اس لئے اس کے پڑھنے والے ہر قاری سے گذارش ہے کہ وہ اسے الزامی جواب سمجھ کر ہی پڑھے۔ الزامی جواب کو تحقیقی جواب قرار دینا درست نہیں۔

رب نواز سلفی

مدرس: دارالعلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ

غیر مقلد اور اہل قرآن کے درمیان مکالمہ

غیر مقلد :۔ ہمیں یہ سن کر بہت افسوس ہوا ہے کہ آپ اہلحدیث مذہب سے نکل کر گمراہ لوگوں یعنی اہل قرآن کی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔اس لئے میں اپنے مسلک کی حقانیت منوانے اور دوبارہ آپ کو اس حق مسلک میں شمولیت کی دعوت دینے کے لئے آیا ہوں۔

اہل قرآن :۔ محترم جناب! آپ نے ہمیں گمراہ کیسے کہہ دیا ہے جبکہ ہم قرآن کے ماننے والے اہل قرآن ہیں اور قرآن تو سارے انسانوں کے لئے ہدایت کا پیغام ہے۔آپ قرآن والوں کو گمراہ کہتے ہوئے خدا سے ڈرتے نہیں؟

غیر مقلد :۔ قرآن تو بے شک کتاب ہدایت ہے مگر آپ لوگ چونکہ حدیثوں پر عمل کرنے سے اعراض کرتے ہیں اس لئے گمراہ ہیں۔

اہل قرآن :۔ حدیثوں کی مخالفت اور ان سے اعراض تو آپ بھی کرتے ہیں۔تو آپ بھی گمراہ ہوئے باقی رہا اس بات کا ثبوت کہ آپ لوگ حدیثوں کی مخالفت کیسے کرتے ہیں۔اس کے ثبوت کیلئے مولانا انوار خورشید صاحب کی کتاب ''حدیث اور اہلحدیث'' کا مطالعہ فرمائیں اس میں انہوں نے ۷۹ مسائل پر بحث کی ہے۔ ہر مسئلہ کے ذیل میں کئی احادیث ذکر کر کے آپ لوگوں کے مسائل درج کئے ہیں جو سراسر حدیث کے خلاف ہیں۔

غیر مقلد :۔ ''حدیث اور اہلحدیث'' حنفی عالم کی کتاب ہے اور آپ بخوبی جانتے ہیں کہ وہ ہمارے مدمقابل اور فریق مخالف ہیں۔اس لئے ان کی کتاب کا کوئی اعتبار نہیں۔ممکن ہے کہ انہوں نے ضعیف حدیثیں ذکر کر کے لوگوں کو یہ تاثر دیا ہو کہ اہلحدیث ان حدیثوں کے مخالف ہیں۔

اہل قرآن :۔ یہ تو آپ لوگوں کی عادت ہے کہ جو حدیث تمہارے مذہب کے خلاف ہو تو تم اسے ضعیف کہہ کر ٹال دیا کرتے ہو۔جب میں آپ کی طرح اہلحدیث تھا تو میں بھی اپنے مذہب کے خلاف ہر حدیث پر ضعیف ہونے کی چھاپ لگا دیا کرتا تھا۔حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ''حدیث اور اہلحدیث'' میں ذکر کردہ حدیثیں صحاح ستہ وغیرہ کتابوں کی ہیں۔مولانا انوار خورشید صاحب نے اس کتاب میں

ان حدیثوں کو جمع کیا ہے جو صحیح، حسن، حسن لغیرہ ہیں یا کم از کم ان کی حیثیت یہ ہے کہ وہ محدثین کے اصول کے مطابق قابل استدلال ہیں اوران کے قابل استدلال ہونے کا اعتراف آپ کے علماء کرام نے اپنی کتابوں میں کئی بار کیا ہے۔

غیر مقلد :۔آپ اس وقت حنفیوں کی وکالت نہ کریں۔آپ نے ہم اہلحدیث پر مخالفت حدیث کا الزام لگایا ہے۔اس کا مستند حوالوں سے ناقابل تردید ثبوت پیش کریں۔یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اہل حدیث ہو اور حدیث پر عمل نہ کرے یا اس کی مخالفت کرے؟

اہل قرآن :۔اگر میں احناف کی کتابوں مثلاً غیر مقلدین امام بخاری کی عدالت میں۔بخاری شریف غیر مقلدین کی نظر میں۔مسائل غیر مقلدین۔تحفہ اہل حدیث۔تجلیات صفدر۔تجلیات انور وغیرہ کے حوالے سے آپ کو مخالفِ حدیث ثابت کروں تو آپ کہیں گے کہ ان مصنفین نے صحیح ترجمانی نہیں کی۔آپ مخالف کی کتاب سمجھ کر جھٹلا دیں گے۔اس لئے میں آپ کے کسی عالم کی کتابوں سے اپنے دعویٰ کی صداقت کو اجاگر کرتا ہوں۔

غیر مقلد :۔بہت اچھا! میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے کسی عالم کی عبارتیں پیش کی جائیں مگر میں ایک مرتبہ پھر بڑے وثوق سے کہتا ہوں اور اہلحدیث کے سوا پوری انسانیت کو چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی بھی اہلحدیث عالم ایسا نہیں جو کسی حدیث کو صحیح تسلیم کرتا ہو اوراس سے ثابت شدہ مفہوم بھی درست قرار دیتا ہو لیکن پھر بھی اس حدیث سے روگردانی کرے۔ہاں یہ یاد رہے کہ ہمارے کسی غیر معروف عالم کا حوالہ ذکر نہ کریں بلکہ کسی مشہور اور مستند عالم کی کتاب کے حوالے سے بات کی جائے۔

اہل قرآن :۔آپ کی جماعت کے مشہور ترین بزرگ، صحاح ستہ کے مترجم اور چوٹی کے عالم علامہ وحید الزمان صاحب مرحوم کی شخصیت کو سامنے لاتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ انہوں نے حدیثوں کی موافقت کی ہے یا ان سے اعراض اور روگردانی؟

غیر مقلد :۔بہت خوب! علامہ وحید الزمان صاحب ہماری جماعت میں ممتاز مقام رکھنے والے عالم دین ہیں۔نزل الابرار۔ہدیۃ المھدی۔ان کی مشہور اور مقبول کتابیں ہیں۔اہلحدیث مصنف

ابو یحییٰ امام خان نوشہروی ان دونوں کتابوں کے متعلق لکھتے ہیں ''یہ کتابیں فقہ اہل حدیث کے موضوع پر ہیں اور عوام میں بہت مقبول ہیں'' (اہل حدیث کی تصنیفی خدمات صفحہ ۶۲) اسی طرح ان کی کتاب ''کنز الحقائق'' بھی مسلک اہلحدیث کی ترجمان ہے۔ اس کتاب کا تعارف علامہ صاحب کے سوانح نگار نے اس طرح کرایا ہے۔

''اس کتاب میں مسلک اہلحدیث کے مطابق ضروری مسائل کو حدیث سے مستنبط کر کے مرتب کیا ہے'' (حیات وحید الزماں صفحہ ۱۴۵)

اور ان کی کتاب ''تیسیر الباری'' کا تو پوچھنا ہی کیا۔ ہم جس کسی کو اہلحدیث بنانا چاہتے ہیں اسے یہی کتاب مطالعہ کے لئے دیا کرتے ہیں۔ بس اب جلدی کریں اور ان کتابوں کے حوالے سے اپنے دعویٰ کو ثابت کریں۔

اهل قرآن:۔ دوسرے اہلحدیث کی طرح علامہ وحید الزمان صاحب بھی اپنے اہلحدیث بزرگوں کی تقلید میں احادیث کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ بطور نمونہ چند مسائل ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۳۴ پر حدیث ہے۔ علامہ وحید الزمان صاحب اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ''اس حدیث سے قربانی کا وجوب نکلتا ہے۔ حنفیہ کا یہی قول ہے'' (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۷۰) ادہر تسلیم کیا ہے کہ حدیث بخاری کی روشنی میں قربانی کرنا واجب ہے مگر اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں۔ قربانی کرنا سنت ہے۔ (کنز الحقائق صفحہ ۱۹۳)

2۔ بخاری شریف کی حدیث ہے (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۷) علامہ وحید الزمان صاحب اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ ''اس حدیث سے شافعیہ کا رد ہوتا ہے جو عورت کو ہاتھ لگانا ناقض وضو جانتے ہیں۔ (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۲۱۰) علامہ صاحب نے اقرار کیا کہ جو لوگ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو کا ٹوٹ جانا بتاتے ہیں ان کا یہ مسئلہ حدیث بخاری کی رو سے مردود ہے۔ مگر علامہ صاحب کا خود اپنا مسلک یہی ہے کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (تیسیر الباری جلد ۱ صفحہ ۱۴۲)

3۔ بخاری شریف جلد اصفحہ ۹۶ میں حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی مگر صحابہ کرام کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا۔ علامہ وحید الزمان صاحب اس کا یوں اقرار کرتے ہیں "آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے تھے"۔ (رفع العجاجۃ عن سنن ابن ماجہ جلد اصفحہ ۴۳۰) لیکن اس اقرار واعتراف کے باوجود اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں "اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں" (تیسیر الباری جلد اصفحہ ۴۳۹)

4۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو نبی کریم ﷺ نے رجوع کرنے کا حکم دیا (صحیح مسلم جلد اصفحہ ۴۷۶) علامہ وحید الزمان صاحب اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں "حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی" (شرح مسلم جلد ۴ صفحہ ۸۹) لیکن اس حدیث کے خلاف علامہ صاحب اپنے بزرگوں کی پیروی میں لکھتے ہیں کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی (محصلہ تیسیر الباری جلد ۷ صفحہ ۱۶۴۔ صفحہ ۲۳۵)

5۔ مسلم شریف کی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کتا نجس ہے اور اس کا جھوٹا ناپاک ہے (صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۱۳۷) علامہ وحید الزمان صاحب ان حدیثوں کے ذیل میں لکھتے ہیں "ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کتا نجس ہے اور اس کا لعاب اور پسینہ ناپاک ہے" (شرح مسلم جلد ا حصہ اول صفحہ ۴۰۶) مگر ان حدیثوں کے خلاف اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ کتے اور خنزیر کا جھوٹا پاک ہے (نزل الابرار جلد اصفحہ ۳۱)

بطور نمونہ یہ چند مسئلے ذکر کئے ہیں کہ علامہ صاحب نے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ حدیث سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔ مگر اپنی دوسری کتابوں میں اپنے اہلحدیث علماء کی تقلید میں آ کر حدیث کے خلاف مسائل لکھ دیئے ہیں۔ حدیث کی مخالفت اگر گمراہی ہے تو آپ کے عالم بھی اس گمراہی سے نہیں بچ سکتے۔

غیر مقلد :۔ آپ کی یہ بات بڑی ہی حیرت کی بات ہے کہ ہمارے مقتدر عالم علامہ وحید الزمان

صاحب مرحوم نے اپنے علماء کی تقلید میں حدیث کی مخالفت کی ہے۔ حالانکہ وہ تو تقلید کے سخت مخالف تھے اور اپنی کتابوں میں بیسیوں جگہ تقلید کی بڑھ چڑھ کی تردید کی ہے۔ اسے کفر اور شرک تک کہا ہے تو پھر وہ کیسے تقلید پہ راضی ہو گئے۔

اہل قرآن :۔ انہوں نے جس تقلید کی مخالفت کی ہے وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید ہے۔ کفر و شرک انہی کی تقلید کو کہا ہے ورنہ اپنے علماء کی تقلید کے وہ سختی سے پابند تھے اور اس سے اعراض کیسے کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ تقلید کو بخاری شریف کی حدیث سے ثابت کر کے اسے عذابِ قبر سے نجات کا قوی ذریعہ بتلاتے ہیں۔

غیر مقلد :۔ ہاں ہاں یہ کیا کہہ رہے ہو علامہ صاحب نے "تیسیر الباری" میں تقلید کے تو بخیئے ادھیڑے ہیں تقلید کے ازلی دشمن ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ان سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ تقلید کو عذابِ قبر سے حفاظت کا سامان قرار دے دیں۔

اہل قرآن :۔ "تیسیر الباری" ہی میں انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ منافق کی قبر میں جب فرشتے پٹائی کریں گے تو اس سے یوں کہیں گے۔ "**لَادَرَیْتَ وَلَاتَلَیْتَ**" ۔ نہ تو نے خود سمجھا اور نہ ہی دوسروں کی پیروی کی"۔ (صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۱۷۸) علامہ صاحب اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یعنی نہ مجتہد ہوا، نہ مقلد اگر کوئی اعتراض کرے مقلد تو ہوا کیونکہ اس نے پہلے کہا لوگ جیسا کہتے تھے میں نے بھی ایسا کہا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تقلید کچھ کام کی نہیں کہ سنے سنائے پر ہر شخص کے کہنے پر عمل کرنے لگا۔ بلکہ تقلید کے لئے بھی غور لازم ہے کہ جس شخص کے ہم مقلد بنتے ہیں۔ آیا وہ لائق اور فاضل اور سمجھدار تھا یا نہیں اور دین کا علم اس کو تھا یا نہیں۔ سب باتیں بخوبی تحقیق کر کے اگر مقلد بنتا تو اس آفت (عذابِ قبر) میں کاہے کو گرفتار ہوتا" (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

لیجئے علامہ صاحب تقلید کو عذابِ قبر سے بچنے کا ذریعہ قرار دے رہے ہیں۔ واضح لفظوں میں بیان کیا ہے کہ مردہ انسان دنیا کی زندگی میں تقلید کرتا تو عذابِ قبر کا شکار نہ ہوتا۔

غیر مقلد :۔آپ نے دھوکہ سے کام لیا ہے۔اس کے متصل آگے والی عبارت آپ نے چھوڑ دی ہے جس میں انہوں نے تقلید کی بڑے سخت لفظوں میں تردید کی ہے حتیٰ کہ اسے مشرکین کی رسم قرار دیا ہے۔

اہل قرآن :۔آپ کا مقصد یہ ہے کہ علامہ صاحب کی عبارت کا اول حصہ دوسرے حصہ سے ٹکرا رہا ہے اور ٹکرانے کی صورت میں صرف پہلے ہی حصہ کو لے لینا اور دوسرے حصہ سے نظریں ہٹا لینا گویا آپ کے نزدیک دھوکہ ہے۔

غیر مقلد :۔جی ہاں، جی ہاں یہی میری مراد ہے۔آپ اس تعارض اور ٹکر کو ختم کر کے عبارت کے دونوں حصوں میں تطبیق دیں یہاں تک کہ کوئی خلجان نہ رہے۔

اہل قرآن :۔تعارض کا ایک جواب یہ ہے کہ شاید علامہ صاحب نے بھی تقلید کی دو قسمیں بنا رکھی ہیں۔تقلید جائز اور تقلید جامد۔علامہ صاحب نے تقلید جائز کو حدیثِ بخاری کی روشنی میں ضروری قرار دیا ہے اور آگے کی عبارت میں تقلید جامد کی تردید کی ہے۔جیسا کہ حنفیوں کے عالم مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے "تقلید کی شرعی حیثیت" میں جائز تقلید کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے اور ساتھ ساتھ تقلید جامد کی مذمت بھی کی ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ علامہ صاحب نے جہاں تقلید کو ضروری قرار دیا ہے وہاں اپنے علماء کی تقلید مراد ہے اور جہاں اس کی مذمت کی ہے اس سے امام ابوحنیفہ اور فقہائے احناف کی تقلید مراد ہے۔ورنہ اپنے علماء کی تقلید میں وہ اتنے سخت تھے کہ حدیث کی مخالفت کی پروا بھی نہ کرتے تھے۔(جیسا کہ آپ چند مثالیں ملاحظہ فرما چکے ہیں)

غیر مقلد :۔ہاں مثالوں سے یقین ہو گیا ہے کہ وہ اپنے علماء کی تقلید کے سختی سے پابند تھے۔مگر مشہور تو یہ ہے کہ وہ کٹر قسم کے غیر مقلد تھے۔

اہل قرآن :۔ان کے کٹر ہونے کا تعلق امام ابوحنیفہؒ کے حوالے سے ہے کہ ان کی تقلید نہیں کرتے تھے ورنہ اپنے علماء کی نہ صرف یہ کہ وہ خود تقلید کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس کیلئے آمادہ کرتے تھے۔

غیر مقلد :۔اُف! یہ کیا؟ ایک تقلید کا گناہ۔دوسرا اوروں کو بھی دعوت؟ ایسے نہ ہوگا۔علامہ

صاحب اتنے پست خیال نہیں ہوئے ہوں گے۔ بتائیں تو سہی! کہ وہ کس کی تقلید کرانے پر لوگوں کو آمادہ کیا کرتے تھے۔

علامہ ابن حزمؒ کی تقلید

اھل قرآن:۔ علامہ صاحب نے ابن حزمؒ کی تقلید کرنے پر لوگوں کو برانگیختہ کیا ہے۔ علامہ ابن حزمؒ نے کئی مسائل میں جمہور سے اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ وہ آلاتِ موسیقی اور گانے بجانے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ (تیسیر الباری جلد۲ صفحہ۴۹)

علامہ وحید الزمان صاحب اس مسئلہ میں ان کے نہ صرف خود مقلد ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی دعوت دی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ لکھتے ہیں

''اہلحدیث کو اس مقدمہ میں انصاف کرنا چاہیے نہ کہ غلو اور تشدد اور ہمارے اصحاب میں سے اگر ابن قیمؒ نے اس (گانے) سے منع کیا ہے تو ابن حزمؒ نے اجازت دی ہے۔ دونوں اکابر محدثین اور علماء ظاہر میں سے ہیں اور دونوں ہمارے پیشوا ہیں۔ البتہ ابوحنیفہؒ نے غنا (گانے) کو حرام کہا ہے تو حنفیوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے جن کو دلیل سے کچھ واسطہ نہیں'' (تیسیر الباری جلد۲ صفحہ۵۰)

علامہ صاحب اپنے اہلحدیث بھائیوں کو علامہ ابن حزمؒ کی تقلید کا درس دے رہے ہیں اور خود بھی گانے کے جواز میں ان کے مقلد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ'' گانا بجانا تفریح طبع کے لئے مختلف فیہ ہے اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے۔ (اسرار اللغۃ: پارہ ہشتم صفحہ۸۶ بحوالہ آثار خیر صفحہ۳۷۷)

ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ گانا سننے والے پر انکار جائز نہیں (ہدیۃ المھدی صفحہ۱۱۸)

غیر مقلد:۔ حنفیوں نے جو گانا سننے کو حرام کہا ہے وہ محض اپنے امام کی تقلید میں کہا ہے اور علامہ ابن حزمؒ کی بات قرآن وحدیث کے موافق ہے اس صورت میں علامہ ابن حزمؒ کی تقلید نہ ہوگی۔ بلکہ قرآن و حدیث کی اتباع کہلائے گی۔ آپ خوامخواہ انہیں علامہ ابن حزمؒ کا مقلد قرار دے رہے ہیں۔

اھل قرآن :۔عرض یہ ہے کہ حنفیہ جو گانے کو ناجائز قرار دیتے ہیں ان کے پاس قرآن وحدیث کے حوالے سے کئی دلائل موجود ہیں آپ کے سامنے صرف ایک آیت اور ایک ہی حدیث کا مفہوم ذکر کرتا ہوں۔قرآن کریم نے ''لھو الحدیث'' میں مشغول رہنے سے منع کیا ہے اور ''لھو الحدیث'' میں گانا بجانا یقیناً شامل ہے۔

چنانچہ جناب صلاح الدین یوسف صاحب اہلحدیث لکھتے ہیں۔

''لھو الحدیث'' سے مراد گانا بجانا اور اس کا ساز وسامان اور آلات' ساز وموسیقی اور ہر وہ چیز ہے جو انسانوں کو خیر اور معروف سے غافل کر دے''۔(تفسیری حواشی صفحہ ۱۱۴۳)

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے(صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۸۳۷)

اہلحدیث عالم حافظ عبدالستار حماد صاحب اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

''اس سے معلوم ہوا کہ آلاتِ موسیقی حرام ہیں۔لیکن امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ گانے وغیرہ کے جواز کے قائل ہیں اور اس حدیث کو منقطع قرار دیتے ہیں''(مختصر صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۴۹۴)

چونکہ بخاری شریف کی مذکورہ حدیث علامہ ابن حزمؒ کی رائے کے خلاف تھی اسلئے اس کو منقطع یعنی سند کے حوالے سے ضعیف قرار دے دیا ہے۔

اہلحدیث عالم شیخ عبدالحق ہاشمی (دراصل نوناری) مرحوم علامہ ابن حزمؒ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''واباح الغنا وبالغ فیہ حتی ضعف حدیث البخاری فی حرمۃ الغنا''۔

(رسائل عبدالحق ہاشمی جلد اصفحہ ۵۸)

''اور انہوں نے گانے کو مباح کہا ہے اور اس میں مبالغہ سے کام لیا ہے حتی کہ گانے کی حرمت کے متعلق بخاری کی حدیث کو ضعیف قرار دے دیا''۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ احناف جو گانے کو ناجائز کہتے ہیں ان کے پاس مضبوط' ٹھوس اور ناقابل تردید دلائل موجود ہیں۔لیکن اس کے برعکس علامہ ابن حزمؒ کی رائے نہ صرف دلیل سے خالی ہے بلکہ

خلاف دلیل ہے۔ پھر بھی علامہ وحید الزمان صاحب ان کی تقلید کرنے اور کرانے پہ ڈٹے ہوئے ہیں۔

غیر مقلد :۔واقعی گانا سننا قرآن وحدیث کی رُو سے حرام ہے علامہ وحید الزمان محض علامہ ابن حزمؒ کی تقلید میں اسے جائز قرار دے رہے ہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی شدت کے ساتھ ان کی تقلید پہ آمادہ کر رہے ہیں۔ اچھا یہ بتائیے علامہ صاحب کے علاوہ دوسرے اہلحدیث حضرات بھی تقلید کرتے ہیں اگر تقلید کرتے ہیں تو کس کی؟

اھل قرآن :۔سارے اہلحدیث تقلید کیا کرتے ہیں ان کی اسی تقلیدی فریفتگی کو دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اہل حدیث دراصل اہل تقلید ہیں ان کے اس دورخا پن کی وجہ سے میں ان سے بدظن ہوا اور مذہب اہلحدیث کی غلامی کا طوق گلے سے نکال کر خالص غیر مقلد ہو چکا ہوں یعنی اہلحدیث سے اہل قرآن بن گیا ہوں۔ اہلحدیث ایک طرف تو کہتے ہیں دیکھو جی حنفی تقلیدی مخلوق ہیں۔ جب کہ تقلید ضلالت ہے' جہالت ہے' کور بینی ہے' اللہ ورسول سے بغاوت ہے' شرک ہے کفر ہے وغیرہ دوسری طرف جب انہیں گہرائی سے دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے گلوں میں تقلید کا طوق ڈالے ہوئے ہیں۔

غیر مقلد :۔آپ بار بار ایک ہی بات دہرا رہے ہیں کہ اہلحدیث حضرات دوسروں کو تو تقلید سے منع کرتے ہیں مگر خود ہر دم تقلیدی پابندیوں میں جکڑے رہتے ہیں۔ مگر بتاتے کیوں نہیں کہ وہ کن کی تقلید کرتے ہیں۔

اھل قرآن :۔آپ کے علماء وعوام حضرات اپنوں اور غیروں' محدثین اور فقہا کرام کی حتیٰ کہ امام ابو حنیفہؒ اور فقہائے احناف کی بھی تقلید کرتے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کہتا ہوں کہ باطل فرقوں کی تقلید تک سے نہیں چوکتے۔ کسی ایک کی تقلید کرتے ہوتے تو اس پر تبصرہ کے لئے مختصر سا وقت کافی تھا مگر چونکہ وہ بہت سوں کی تقلید کرتے ہیں اس کی تفصیل کیلئے کافی وقت درکار ہے۔

غیر مقلد :۔آپ جتنا وقت چاہیں لے سکتے ہیں۔ مگر بالتفصیل اور باحوالہ اپنے دعویٰ کہ ''اہلحدیث دراصل اہل تقلید ہیں'' کو ثابت کریں۔ آپ کی باتوں نے مجھے لرزا دیا ہے۔ میرے دل و

دماغ پر وحشت اور پریشانی کا پہاڑ سوار ہو گیا ہے۔ اسلئے اب میں مناظرہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں مگر افہام وتفہیم کے انداز میں آپ کی پُر مغز اور معلومات افزاء باتوں کو سننے کی خواہش رکھتا ہوں۔ بس آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

اھل قرآن :۔ اگر آپ مسئلہ تقلید میں اپنے اہلحدیث کی گردیدگی جاننا چاہتے ہیں تو آیئے اور سنتے جایئے۔

مقامی مفتی اور عالم کی تقلید

آپ کے جلیل القدر عالم اور مناظر مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔

''تقلید مطلق یہ ہے کہ بغیر تعیین کسی عالم سے مسئلہ پوچھ کر عمل کیا جائے۔ جو اہل حدیث کا مذہب ہے۔ تقلید شخصی یہ ہے کہ خاص آئمہ اربعہ میں سے ایک امام کی بات مانی جائے جو مقلدین کا مذہب ہے''۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۶)

مولانا امرتسری صاحب کی اس عبارت میں دو باتیں بڑی اہم ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ مطلق تقلید آپ کا مذہب ہے۔ یعنی آپ لوگ تقلید کے لئے کسی ایک عالم دین کو مقتدا بنا کر اس کی تقلید کے پابند نہیں بنتے بلکہ مختلف علماء کرام میں سے جس کی چاہتے ہیں اس کی تقلید کر لیا کرتے ہیں۔ جب یہ بات ہے تو آپ لوگوں کی تقلید کا دائرہ عام مقلدین سے وسیع ہوا کہ وہ ایک امام کی تقلید کرتے ہیں۔ جبکہ آپ کئی اشخاص کی۔ اب آپ لوگوں کو یہ حق نہیں کہ آپ مقلدین کو مشرک کہیں ورنہ آپ بڑے مشرک ثابت ہوں گے کیونکہ اگر ایک بت کی عبادت شرک ہے تو کئی بتوں کی عبادت شرک اعظم ہو گی۔

مولانا امرتسری کی عبارت میں دوسری بات یہ ہے کہ کسی عالم سے مسئلہ پوچھ کر عمل کرنے کو بھی انہوں نے تقلید کہا ہے۔ جب یہ تقلید ہے تو آپ لوگ اپنے علماء سے صرف ایک مسئلہ ہی نہیں بلکہ زندگی میں پیش آنے والے سارے مسائل پوچھا کرتے ہیں۔ بقول ان کے عوام کا اپنے علماء سے یہ مسائل پوچھ کر عمل کرنا تقلید ہوا۔

غیر مقلد :۔ ہم لوگ علماء کرام سے قرآن وحدیث ہی کا مسئلہ پوچھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے

ہیں نہ کہ علماء کرام کی پیروی۔ لہذا قرآن و حدیث کا مسئلہ پوچھنا ہرگز تقلید نہیں۔

اہل قرآن :۔ آپ لوگ اپنے علماء سے جو غیر منصوص یعنی اجتہادی اور قیاسی مسائل پوچھ کر عمل کرتے ہیں وہ تو تقلید ہیں ہی مگر جو......

غیر مقلد :۔ (ان کی بات کو کاٹتے ہوئے) کیا ہمارے علماء قیاس بھی کرتے ہیں۔ وہ تو اسے کار ابلیس کہتے ہیں پھر ہماری عوام بھی علماء کے قیاسی مسائل کو قبول کر لیتی ہے؟

اہل قرآن :۔ ہاں آپ کے علماء قیاس کرتے ہیں اور آپ کی عوام ان کے قیاسی مسائل پر عمل بھی کرتی ہے۔ مگر لوگوں کو یہی کہتے ہیں کہ قیاس پر عمل کرنا مردار کھانے کے مترادف ہے (مقلدین آئمہ کی عدالت میں صفحہ ۱۴) جب کہ آپ کے فتاوی قیاسی مسائل سے بھرے پڑے ہیں۔ آج کی مجلس میں ان شاء اللہ ایسے چند مسائل کی نشاندہی بھی کروں گا۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ لوگ اپنے علماء سے جو غیر منصوص مسائل پوچھ کر عمل کرتے ہیں وہ تو تقلیدی مسائل ہیں ہی۔ مگر جو مسائل قرآن وحدیث کے حوالے سے پوچھتے ہیں وہ بھی تقلید ہے۔ آپ کے بہت بڑے عالم مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

''اگر کوئی عالم اس (مسئلہ پوچھنے والے) کو آیت قرآن یا حدیث پڑھ کر بھی سنا دے یا طوطے کی طرح یاد کرا دے تب بھی وہ آیت وحدیث کے معنیٰ اور حدیث کی صحت تسلیم کرنے میں اس عالم کا مقلد کہلاتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی دلیل سے نہیں جانتا کہ آیت یا حدیث کے وہ معنیٰ جو اس عالم نے اس کو بتائے ہیں کیونکر صحیح ہیں اور اس حدیث کی صحت کیونکر ثابت ہے۔ لہذا اس کی یہ تسلیم بلا دلیل تسلیم ہے جو تقلید کہلاتی ہے۔ گو اس کو کوئی تقلید نہ کہے اتباع نام رکھے'' (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۰ بحوالہ تجلیات صفدر جلد ۳ صفحہ ۵۰۴)

مولانا بٹالوی صاحب کی عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر مسئلہ پوچھنے والے کو عالم دلیل میں آیت قرآنیہ یا حدیث نبوی بتا بھی دے تو بھی یہ اس عالم کی تقلید ہے۔ کیونکہ آیت وحدیث سے عالم نے جس مسئلہ کو ظاہر کیا ہے وہ ان سے واقعۃً ثابت ہوتا ہے؟ اس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں وہ محض اس کی تقلید

میں مسئلہ کو قبول کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اس کے متعلق یہی حسن ظن رکھتا ہے کہ اس نے مسئلہ شریعت محمدیہ کے مطابق ہی بتایا ہے۔

بٹالوی صاحب نے تو ایک اور حقیقت سے بھی پردہ ہٹا دیا ہے کہ کسی حدیث کو صحیح کہنا بھی علمائے حدیث کی تقلید ہے۔ میں کہتا ہوں اسی طرح کسی حدیث کو ضعیف کہنا بھی تقلید ہی کہلائے گا۔ اگر وقت نے ساتھ دیا اور اللہ کی توفیق شاملِ حال رہی تو آج کی مجلس میں آپ کے علماء کرام کی تحریروں کی روشنی میں ثابت کروں گا کہ کسی حدیث کی تصحیح یا تضعیف میں محدثین پر اعتماد کرنا بھی تقلید ہے۔

بہرحال مولانا امرتسری صاحب کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر تعیین کے کسی عالم سے مسئلہ پوچھنا تقلید ہے۔ جسے انہوں نے تقلید مطلق کے الفاظ سے ذکر کیا ہے اور بٹالوی صاحب بھی مسئلہ پوچھ کر عمل کرنے کو تقلید کہہ کر ان کی تائید کر رہے ہیں۔

غیر مقلد :۔مان لیا کہ مولانا امرتسری صاحب کی تحقیق یہی ہے کہ کسی عالم سے مسئلہ پوچھنا بھی تقلید ہے۔ اس لئے مسئلہ پوچھنے والے اہلحدیث کو اپنے علما کا مقلد قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر خود مولانا امرتسری صاحب تو تقلید سے بالکل بیزار تھے بلکہ وہ تو بانگ دہل کہا کرتے تھے کہ

''میں خود کن معنیٰ میں اہلحدیث ہوں میرا مذہب وعقیدہ یہ ہے کہ میں خدا اور رسول کے کلام کو سند اور حجت شرعیہ مانتا ہوں ان کے سوا کسی ایک یا کئی اشخاص کا قول یا فعل حجت شرعیہ نہیں جانتا''۔

(مظالم روپڑی صفحہ ۵۶ مشمولہ رسائل اہلحدیث جلد اول)

اہل قرآن :۔ہاں ان کا دعویٰ یہی تھا کہ میں قرآن وحدیث کا ہی متبع ہوں اور کسی کی تقلید نہیں کرتا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ تقلید کے ایسے شیدائی تھے کہ اہل حق تو اپنی جگہ رہے وہ اہل باطل کی تقلید سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ اس کا انکشاف آپ کی جماعت کے جید عالم مولانا عبدالحق غزنوی صاحب نے کیا ہے۔ چنانچہ غزنوی صاحب اپنی کتاب ''الاربعین'' میں مولانا امرتسری صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

''فلاسفہ اور نیچریوں اور معتزلہ کا مقلد ہے''(الاربعین صفحہ ۵ بحوالہ رسائل اہلحدیث جلد اول)

غیر مقلد:۔مولانا امرتسری صاحب کے متعلق تو ہمارے ہی عالم نے گواہی دے دی ہے کہ وہ اہل باطل کا مقلد ہے مگر ان کے علاوہ دیگر علمائے اہلحدیث تو تقلید کے ہرگز قائل نہ تھے۔ بلکہ وہ تو تقلید پر لعنت بھیجتے تھے۔

اہل قرآن:۔یہ بات درست ہے کہ انہوں نے زبان سے تقلید کو ہر برائی کا سرچشمہ کہا ہے لیکن یہ بھی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ وہ عملی طور پر تقلید کے انتہائی گردیدہ تھے۔آپ میری معروضات سننے کا حوصلہ رکھئے۔

حافظ محمد صاحب کی تقلید

آپ کے علماء میں مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی صاحب ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں جو تاریخ اہلحدیث اور تفسیر واضح البیان وغیرہ کتابوں کے مصنف ہیں۔آپ بھی اپنے دیگر ہم مسلک حضرات کی طرح تقلید کرلیا کرتے تھے۔انہوں نے ''تفسیر سورۃ کہف'' کے دیباچہ میں صفحہ۶ پر اصحاب کہف کے نام سے وسیلہ لینے کے متعلق چند عملیات ذکر کئے ہیں۔

آپ کے ایک عالم مولانا عبدالقادر حصاروی نے اس پر یوں تبصرہ کیا ہے۔

''مولانا (سیالکوٹی) نے ان ناموں سے جو توسل بالفعل کیا ہے اور استمداد ظاہر کی ہے جس سے ان ناموں میں نفع اور دفع ضرر کی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔۔۔۔شرع سے اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا بلکہ ایک دوسرے عالم کی تقلید کی ہے'' (فتاوی ستاریہ جلد۳ صفحہ ۱۴۱)

غیر مقلد:۔مولانا سیالکوٹی صاحب نے جس عالم کی تقلید کی ہے اس کا کیا نام ہے کیا اس عالم نے وسیلہ کے جواز پر کوئی دلیل پیش کی ہے اگر دلیل ذکر کی ہے پھر تو دلیل کی اتباع ہوئی نہ کہ اس کی تقلید....

اہل قرآن:۔مولانا حصاروی صاحب نے آپ کے اس سوال کا پہلے ہی سے جواب دے دیا ہے چنانچہ چند سطروں کے بعد وہ لکھتے ہیں۔

''گویا مولانا موصوف (سیالکوٹی) نے حافظ محمد صاحب مرحوم کے قول سے استدلال کیا ہے کہ یہ عمل شرع کے موافق ہے۔خود ان کے پاس اس عمل کی مشروعیت پر کوئی دلیل نہیں ہے'' (فتاوی ستاریہ جلد۳ صفحہ ۱۴۲)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مولانا سیالکوٹی صاحب نے حافظ محمد صاحب کے جس قول کو قبول کیا ہے اسے دلیل شرعی کی بناء پر نہیں بلکہ محض ان کی تقلید میں اسے قبول کیا ہے۔

غیر مقلد:۔ مولانا میر صاحب جیسے مستند عالم کیسے تقلید پہ راضی ہو گئے۔ حالانکہ انہوں نے اپنی کتاب" تاریخ اہلحدیث" میں لوگوں کو تقلید سے تحقیق کی طرف بلایا ہے۔ یعنی حدیث پر عمل کرنے کی دعوت دی ہے۔

اہل قرآن:۔ جی ہاں! ضرور انہوں نے امت کو عمل بالحدیث کی طرف بلایا ہے مگر ساتھ ہی اس کتاب میں اپنے شیخ میاں نذیر حسین دہلوی مرحوم کی کتاب معیار الحق کے حوالے سے یہ بھی لکھا ہے کہ مطلق تقلید واجب ہے ان کی عبارت دیکھئے۔

" باقی رہی تقلید لاعلمی سو یہ چار قسم (پر) ہے۔ قسم اول واجب ہے اور وہ مطلق تقلید ہے کسی مجتہد کی مجتہدین اہل سنت میں سے۔ لاعلی التعیین جس کو مولانا شاہ ولی اللہؒ نے عقد الجید میں کہا ہے کہ یہ تقلید واجب ہے اور صحیح ہے باتفاق امت۔ قسم دوم مباح ہے اور وہ تقلید مذہب معین کی ہے"۔ (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۱۴۷)

آپ نے دیکھ لیا کہ مطلق تقلید کو واجب کہا ہے بلکہ اس کے واجب ہونے پر امت کا اتفاق و اجماع نقل کیا ہے۔

غیر مقلد:۔ یار! یہ کیسے لوگ ہیں کہ تقلید کو واجب بھی کہہ رہے ہیں اور اسے شرک و کفر بھی۔ اچھا یہ بتاؤ ہمارے اور کسی عالم نے بھی تقلید کو واجب کہا ہے؟

اہل قرآن:۔ مولانا میر صاحب نے میاں صاحب اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حوالے سے تقلید کے وجوب پر اجماع نقل کیا ہے تو کسی اور سے تصدیق کی بھی ضرورت ہے؟ ویسے آپ کے حکم کی تعمیل میں آپ کے علماء کی تقلید کے واجب اور ضروری ہونے پر چند عبارتیں سنا دیتا ہوں۔

نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔

" وجب علی العامی تقلیدہ والاخذ بفتوٰہ"۔ (لقطۃ العجلان صفحہ ۱۴۷)

عامی پر مجتہد کی تقلید کرنا اور اس کے فتویٰ کو لینا واجب ہے۔

علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

''لابد للعامی من تقلید العلماء فی الاصول والفروع'' (ہدیۃ المھدی صفحہ ۱۱۰)

عامی کیلئے اصول وفروع میں علماء کی تقلید ضروری ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔

''یہ بات تو طے ہو چکی ہے کہ بے علم کو عالم کی تقلید ضرور چاہیے''۔ (تقلید شخصی صفحہ ۲۰)

غیر مقلد:۔ جب ہمارے علماء تقلید کو ضروری اور واجب کہہ رہے ہیں پھر تو اس (تقلید) سے جان چھڑانا مشکل ہے اس لئے کہ واجب کا ترک گناہ ہے شاید اسی گناہ سے بچنے کے لئے ہمارے اہلحدیث تقلید کرتے رہے ہیں یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ وہ اس واجب کی ادائیگی کے لئے اور کس کی تقلید کیا کرتے ہیں۔

علامہ شوکانی رح کی تقلید

اہل قرآن:۔ آپ کے اہلحدیث' محمد بن علی المعروف علامہ شوکانیؒ کی بھی تقلید کیا کرتے ہیں۔ آپ کے بہت بڑے عالم علامہ وحید الزمان صاحب نے اس حقیقت کا انکشاف ان الفاظ میں کیا ہے۔

''اس وقت میں جو ایک جماعت اہلحدیث کہلاتی ہے وہ باوجود دعویٰ اتباع سنت کبھی کبھی اپنے علماء کے جیسے ابن تیمیہ' شاہ ولی اللہ اور شوکانی اور مولانا اسمٰعیل شہید ہیں ایسے مقلد بن جاتے ہیں کہ ان کی رائے کے خلاف دلیل بیان کرنے والے کی دلیل نہیں سنتے''۔ (تیسیر الباری جلد ۶ صفحہ ۴۹۹ نعمانی کتب خانہ)

علامہ صاحب کی تصریح کے مطابق عمل بالحدیث کی دعوے دار جماعت علامہ شوکانیؒ وغیرہ کی تقلید جامد کرتی ہے۔ یہاں تک کہ ان کے خلاف کوئی دلیل بیان کی جائے اس دلیل کو ماننا تو کجا اسے سننے تک نہیں۔ یہ تقلید جامد نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر ان کے جمود کا یہ حال ہے کہ جب انہیں اس پر متنبہ کیا جاتا ہے تو بھی ان کی تقلید سے باز نہیں آتے بلکہ الٹا آئمہ مجتہدین اور اولیاء کرام کی گستاخی پر تل آتے ہیں۔

چنانچہ علامہ صاحب ہی اس عبارت کے بعد لکھتے ہیں۔

''یا اگلے آئمہ دین جیسے امام ابو حنیفہؒ۔ امام شافعیؒ وغیرہ یا دوسرے اولیاء اللہ یا صوفیہ کرام ہیں ان کی توہین کرتے ہیں''۔ (تیسیر الباری جلد ۶ صفحہ ۴۹۹)

اس سے بڑھ کر تقلید جامد اور کیا ہوگی کہ یہ لوگ اولیا کرام کی توہین اور گستاخی کرنا تو پسند کرتے ہیں مگر علامہ شوکانی وغیرہ کی تقلید نہیں چھوڑتے۔

غیر مقلد :۔ آپ نے سچ فرمایا یہ صرف تقلید ہی نہیں بلکہ یہ تو تقلید جامد ہے علامہ شوکانیؒ کی تقلید جامد کرنے والے کسی اہلحدیث کی تعیین فرمادیں تو مہربانی ہوگی۔

اہل قرآن :۔ مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ دین اسلام میں ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ مگر اس کے برعکس علامہ شوکانیؒ کی رائے یہ ہے کہ ناپاک کپڑوں میں پڑھی گئی نماز صحیح ہے ۔آپ کی جماعت کے مجدد نواب صدیق حسن خان نے علامہ شوکانیؒ کی تقلید جامد کا شکار ہو کر کہہ دیا کہ ناپاک کپڑوں میں پڑھی جانے والی نماز درست ہے''۔ (نزل الابرار من فقہ النبی المختار جلد ۱ صفحہ ۶۴)

اسی طرح قرآن و حدیث کی تعلیم ہے کہ کپڑوں کی موجودگی میں ننگے بدن نماز پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن اس کے برخلاف علامہ شوکانیؒ کی رائے یہ ہے کہ ننگے بدن نماز پڑھنا درست ہے۔ نواب صاحب اس مسئلہ میں بھی ان کی تقلید کرنے سے نہیں چوکے۔ ان کی تقلید میں آ کر یہ کہہ دیا کہ کپڑوں کی موجودگی میں ننگے بدن پڑھی جانے والی نماز درست ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۱)

اب آپ یا تو تسلیم کریں کہ نواب صاحب نے قرآن و حدیث کی اتباع کرنے کی بجائے علامہ شوکانیؒ کی تقلید کی ہے یا پھر قرآن و حدیث سے دلیل پیش کریں جس سے علامہ شوکانیؒ اور نواب صاحب کے موقف کی تائید ہوتی ہو۔

غیر مقلد :۔ قرآن و حدیث میں ان بوگس قسم کے مسئلوں کا ثبوت کہاں ہے لاچار ہو کر یہی کہنا پڑے گا کہ نواب صاحب نے شوکانیؒ کی تقلید میں ان مسئلوں کو قبول کیا ہے فقط۔ میرے ذہن میں ایک سوال ابھر کر آرہا ہے۔ آپ نے اس مجلس کے شروع میں کہا تھا بلکہ ثابت کر دیا تھا کہ علامہ وحید الزمان صاحب اپنے علماء کی تقلید کرتے تھے اور دوسروں کو بھی برانگیختہ کیا کرتے تھے مگر اب تھوڑی دیر پہلے

آپ نے علامہ صاحب کی عبارت دکھلائی کہ وہ علامہ شوکانی کی تقلید کرنے والوں پر ذرا ناراضگی کا اظہار کررہے ہیں۔حالانکہ علامہ شوکانی تو اہلحدیث کے مسلم پیشوا ہیں۔(تاریخ اہلحدیث صفحہ ۱۴۷)

اهل قرآن :۔علامہ صاحب ان مسئلوں میں تقلید کرتے اور کراتے ہیں جوان کے من پسند ہیں۔ مثلاً گانا سننا وغیرہ اور جہاں طبیعت کو اچھا نہیں محسوس کرتے وہاں غصہ کا اظہار کردیتے ہیں۔اسلئے ان کی عبارات میں اس قسم کی بات مل جاتی ہے۔جسے آپ نے بھی متضاد سمجھ کرسوال کردیا۔یہی وجہ ہے کہ ایک وقت میں وہ اپنے ہم مسلک لوگوں کو علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید سے روک رہے ہوتے ہیں اور پھر یہ وقت بھی آجاتا ہے کہ خودان کی تقلید کو گلے کی زینت بنائے بیٹھے نظر آرہے ہوتے ہیں۔

غیر مقلد:۔کیا اہلحدیث حضرات علامہ ابن تیمیہؒ کی بھی تقلید کرتے ہیں کہ علامہ صاحب کو تنبیہ کرنے اور روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی انہوں نے کسی کو چھوڑا بھی ہے یا ہر کسی کی تقلید کو قرآن و حدیث کی دعوت کا نام دے رکھا ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید

اهل قرآن :۔ہاں جی۔آپ کی جماعت نے جہاں دوسروں کی تقلید کو اپنا شب و روز کا معمول بنایا ہے وہاں انہوں نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کو بھی سینے سے لگایا ہے۔

چنانچہ آپ کی جماعت کے بااثر عالم مولانا عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں۔

"غزنوی بزرگ خصوصاً اور دیگر اہلحدیث عموماً امام ابن تیمیہؒ کی عملاً تقلید کرتے ہیں"۔

(العطر البلیغ صفحہ ۱۵۹ مشمولہ رسائل اہلحدیث جلد دوم)

غیر مقلد:۔ہائے! اہلحدیث علماء میں یہ متضاد باتیں کیوں ہیں کہ وہ دوسروں کو تو تقلید سے منع کرتے ہیں۔خود تقلید کے بغیر رہ نہیں سکتے۔مجھے ان پر حیرت ہورہی ہے اور آپ پر رشک کررہا ہوں کہ ماشاءاللہ ہمارے علماء کرام کی کتابوں کا خوب مطالعہ کیا ہے۔جب ہی تو ہر بات باحوالہ بتارہے ہیں۔مگر وہ عبارت بھی تو دکھاؤ جس میں علامہ وحیدالزمان صاحب نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کرنے والے اہلحدیث حضرات کو ڈانٹا ہے۔

اھل قرآن :۔آپ حوصلہ رکھیں اور ساری عبارتیں دیکھتے جائیں پھر بعد میں فیصلہ کرنا کہ اہلحدیث حضرات غیر مقلد ہیں یا تقلید کے میدان میں عام مقلدین کو بھی مات کر دیا ہے۔ آج کی مجلس میں دلچسپ بحث تو اس وقت ہوگی جب میں آپ کی مستند کتابوں کے حوالے سے ثابت کروں گا کہ آپ لوگ جب تقلید کرنے پر آئے تو امام ابو حنیفہؒ اور فقہائے احناف کی تقلید کو بھی صراط مستقیم سمجھنے لگے اور حنفی کہلوانے کو اہلسنت کی نشانی قرار دے دیا۔

غیر مقلد :۔اُف! کیا ہمارے علماء تقلید کے حوالے سے اتنا پست بھی ہو چکے ہیں کہ اول تو تقلید کے لئے تیار ہو گئے اور پھر تقلید بھی ان لوگوں کی اختیار کر لی جنہیں قرآن وحدیث کا مخالف کہتے کہتے ان کی زبانیں تھکتی نہیں۔ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا یہ عمل بالحدیث ہے یا منافقت؟ آپ مہربانی فرمائیں اور پہلے یہ بتائیں کہ ہمارے اہلحدیث نے فقہائے احناف کی تقلید کہاں؟ اور کس وقت کی ہے؟

اھل قرآن :۔باری آنے پر آپ کی اس خواہش کو بھی پورا کر دیا جائے گا اور آپ یہ دلکش منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے کہ آپ کے اہلحدیث تقلید کے لئے کیسے آئمہ احناف کے سامنے سجدہ ریز ہیں لیکن اب میں علامہ صاحب کا وہ حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جہاں انہوں نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کرنے والے اپنے ہم مسلک لوگوں کو تنبیہ فرمائی ہے۔ علامہ صاحب لکھتے ہیں۔

''ہمارے اہلحدیث بھائیوں نے ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور شوکانیؒ اور شاہ ولی اللہؒ اور مولوی اسماعیل شہید نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس اسکے پیچھے پڑ گئے۔ برا بھلا کہنے لگے بھائیو! ذرا تو انصاف اور غور کرو جب تم نے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کی تقلید چھوڑ دی تو ابنِ تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور شوکانیؒ جو ان سے متاخر ہیں ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے''۔ (وحید اللغات مادہ ''شر'' بحوالہ حیات وحید الزمان صفحہ ۱۰۲)

اس عبارت سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ کے ہم مسلک لوگ علامہ ابن تیمیہؒ وغیرہ کی تقلید کیا کرتے ہیں۔ جب ہی تو علامہ صاحب نے ان کو ڈانٹنے کی ضرورت محسوس فرمائی۔

غیر مقلد :۔آپ نے ابھی کچھ دیر پہلے یہ بھی فرمایا ہے کہ علامہ صاحب دوسروں کو علامہ ابن

تیمیہؒ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود ان کی تقلید کیا کرتے تھے۔آپ نے منع کرنے کی عبارت تو دکھا دی ہے وہ عبارت بھی تو دکھائیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ علامہ صاحب نے علامہ ابن تیمیہ کی تقلید کی ہے۔

اھل قرآن :۔دیکھیئے! صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حیض والی عورت کو جو طلاق دی جائے وہ واقع ہو جاتی ہے۔(احکام ومسائل صفحہ ۴۹۱)

صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۹۰ اور صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۷۶ پر حدیث مذکور ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تھی تو اسے شمار کرلیا گیا تھا۔مسلم کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ رجوع کرلو اور یہ رجوع کرنا دلیل ہے کہ طلاق واقع ہوگئی اور اگر طلاق واقع نہ ہوئی ہوتی تو رجوع کا کیا مطلب؟

علامہ وحید الزمان صاحب اس جگہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی''۔

(شرح مسلم جلد ۴ صفحہ ۸۹)

لیکن علامہ صاحب احادیث کے خلاف محض علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید میں کہتے ہیں کہ حالتِ حیض میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔(تیسیر الباری جلد ۷ صفحہ ۱۶۴ صفحہ ۲۳۵)

اس سے ثابت ہوا کہ علامہ صاحب اگرچہ دوسروں کو بظاہر تقلید سے روکتے تھے مگر خود چھپ چھپ کر تقلید کرلیا کرتے تھے۔

غیر مقلد :۔آپ کی بات بالکل درست ثابت ہوئی بلکہ آپ نے دلیل سے ثابت کر دیا ہے کہ علامہ صاحب نے حدیث کی اتباع کرنے کی بجائے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کو ترجیح دے کر لکھ دیا ہے کہ حائضہ عورت کو دی ہوئی طلاق نہیں پڑتی۔کیا اس کے علاوہ بھی کوئی مسئلہ ہے جہاں علامہ صاحب یا دیگر اہلحدیث نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کی ہو؟

اھل قرآن :۔علامہ ابن تیمیہؒ کی رائے یہ ہے کہ تین مسجدوں۔مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کہیں کا سفر جائز نہیں یہاں تک کہ روضہ رسول کی زیارت کے لئے سفر کرنا بھی جائز نہیں

(نزل الابرار جلد ۱ صفحہ ۱۷۹) لیکن صحیح بات یہ ہے کہ روضہ رسول کی زیارت کیلئے سفر کرنا جائز اور کار ثواب ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ سے اس مسئلہ میں خطا ہوئی ہے۔

چنانچہ علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

''غایت مافی الباب یہ ہے کہ ان سے اجتہاد میں غلطی ہوئی تب بھی ان کے لئے ایک اجر ہے اللہ ان پر رحم کرے۔۔ کیا ان کے فضائل ایک مسئلہ اختلافی کی وجہ سے مفقود ہو جائیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں''۔ (تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۱۹۷)

علامہ صاحب بانگ دہل یہ اعلان کر رہے ہیں کہ علامہ ابن تیمیہؒ کے موقف میں ضعف ہے اور ان کی رائے خطا کھا گئی ہے مگر آپ کے اہلحدیث اس مسئلہ میں ان کے پکے مقلد بنے ہوئے ہیں۔

بلکہ خود علامہ صاحب جنہوں نے اقرار کیا ہے کہ اس مسئلہ میں علامہ ابن تیمیہؒ سے غلطی ہوئی ہے وہ اپنی دوسری کتاب میں ان کی تقلید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''جب کسی خانہ خدا کی طرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبروں کی زیارت کے لئے کیونکر درست ہوگا''۔ (شرح مسلم جلد ۳ صفحہ ۴۰۵)

غیر مقلد :۔ مولانا عنایت اللہ اثری صاحب نے جیسے لکھا ہے کہ اہلحدیث عموماً علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کیا کرتے ہیں آپ نے ان کی بات کو خارجی شہادتوں سے سچا کر دکھایا ہے اب یہ بتائیں کوئی امتیازی مسئلہ بھی ہے جس میں ہمارے اہلحدیث لوگوں نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کی ہو۔

اہل قرآن :۔ مسئلہ تین طلاق امتیازی مسائل میں سے ہے علامہ ابن تیمیہؒ نے جمہور امت سے ہٹ کر ایک الگ راہ اختیار کی ہے کہ ایک ہی مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کو ایک قرار دیا۔ آپ کی جماعت کے سارے علماء نے (سوائے دو چار کے) علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کی ہے۔

مولانا شرف الدین دہلوی اہلحدیث لکھتے ہیں۔

''اصل بات یہ ہے کہ مجیب مرحوم نے جو لکھا ہے کہ تین طلاق مجلس واحد کی محدثین کے

نزدیک ایک کے حکم میں ہیں۔ یہ مسلک صحابہؓ ' تابعین وتبع تابعین وغیرہ آئمہ محدثین' متقدمین کا نہیں ہے یہ مسلک سات سو سال کے بعد کے محدثین کا ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے فتوی کے پابند اور ان کے معتقد ہیں''۔ (فتاوی ثنائیہ جلد۲ صفحہ ۲۱۹)

اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دینا صحابہ وتابعین اور محدثین حضرات کا نہیں بلکہ ساتویں صدی کے عالم علامہ ابن تیمیہؒ کا ہے آپ کی جماعت نے اس مسئلہ میں ان کی تقلید کر رکھی ہے۔

غیر مقلد:۔ یہ بات آپ کی بالکل کمزور ہے آپ مجھے بہلا رہے ہیں اور خواہ مخواہ ابن تیمیہؒ کی تقلید کا الزام ہم پر لگا رہے ہیں۔ ہمارے علماء نے علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید نہیں کی بلکہ یہ بات مسلم شریف کی حدیث سے لی ہے۔ جس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ ' حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے ابتدائی زمانے تک تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔

اہل قرآن:۔ علامہ ابن حزم ظاہری (جنہیں آپ لوگ اپنی جماعت کے افراد میں شامل کرتے ہو۔ (نزل الابرار جلد۲ صفحہ ۶۴) لکھتے ہیں کہ یہ نبی کی حدیث ہے ہی نہیں کیونکہ یہ نہ تو آپ کا فرمان ہے نہ فعل اور نہ ہی آپؐ سے اس پر تکریر ثابت ہے۔ گویا حدیث مرفوع کی تینوں قسموں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (محلہ محلّی ابن حزم جلد۱۰ صفحہ ۱۰۶)

آپ کے عالم مولانا شرف الدین صاحب دہلوی بھی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوع یعنی نبی کی حدیث نہیں چنانچہ مولانا صاحب لکھتے ہیں۔

''ابن عباسؓ کی مسلم کی حدیث مذکور مرفوع نہیں یہ بعض صحابہ کا فعل ہے جس کو نسخ کا علم نہ تھا''۔ (فتاوی ثنائیہ جلد۲ صفحہ ۲۱۹)

لہذا یہ کہنا بجا ہے کہ آپ لوگوں کا یہ مسئلہ حدیث نبوی سے ماخوذ نہیں۔ یہ صرف علامہ ابن تیمیہؒ کی تقلید ہے اور کچھ نہیں۔

غیر مقلد:۔ ہمارا کوئی عالم اور ہماری جماعت کا کوئی فرد ایسا ہے بھی سہی جو تقلید کے بغیر قرآن و

سنت کے صاف وشفاف چشمہ سے سیراب ہوتا ہو یا سارے تقلیدی شکنجے میں جکڑے جاچکے ہیں۔

اهل قرآن:۔اس کا جواب دینے سے پہلے میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں آپ یہ بتائیں کہ آپ کی جماعت میں یہ تقسیم مانی جاتی ہے کہ فلاں حدیث صحیح اور فلاں ضعیف ہے؟

غیر مقلد:۔ضرور! اس تقسیم کا تو کوئی بھی مسلمان منکر نہیں ہر مکتب فکر کے لوگ اس تقسیم کے قائل ہیں۔

علمائے حدیث یعنی محدثین کی تقلید

اهل قرآن:۔اگر آپ کے ہاں صحیح اور ضعیف حدیث کی تقسیم چلتی ہے تو پھر آپ کی جماعت کا کوئی فرد بھی تقلید سے بیزار نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ محدثین پر اعتماد کر کے کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہنا تقلید ہی تو ہے۔ چنانچہ آپ کی جماعت کے سرخیل مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

''غیر مجتہدین مطلق کیلئے تقلیدِ مجتہدین سے فرار و انکار کی گنجائش نہیں اس کو کہیں نہ کہیں مجتہدین و محدثین کی تقلید کرنی پڑتی ہے بعض مسائل فرعیہ میں ہو یا اصول و قواعد استنباط میں۔ خواہ احادیث کی تصحیح و تضعیف میں''۔(اشاعۃ السنۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲)

مولانا بٹالوی صاحب کی تحقیق کے مطابق جو شخص مجتہد مطلق نہیں وہ تقلید سے بچنے کیلئے خواہ کیسی ہی کوشش کرے اور اس سے جان چھڑانے کی فکر میں کسی بھی راہ کا انتخاب کرلے وہ تقلید سے راہِ فرار ہرگز ہرگز نہیں اختیار کرسکتا۔

اسے چند مقامات میں ضرور تقلید کرنی پڑتی ہے ان میں سے ایک مقام حدیث کی تصحیح و تضعیف کا ہے یعنی کسی حدیث کو صحیح قرار دینے یا اسے ضعیف کہنے میں تقلید کرنی پڑتی ہے۔ لہذا آپ لوگ جو اپنے مذہب کی حمایت میں حدیث کو صحیح اور مخالف کے مسلک کی تردید میں کسی حدیث کو ضعیف کہتے ہو یہ بھی دراصل محدثین کی تقلید ہے۔ جیسا کہ مولانا بٹالوی صاحب نے اس کی تصریح فرمادی ہے ہاں آپ لوگوں میں سے جس کو تقلید کے لفظ سے وحشت ہوتی ہو تو وہ اس کا نام ''اتباع'' رکھ کر جی کو بہلا سکتا ہے۔

غیر مقلد ۔ میں حیران ہوں کہ کس کی بات کروں، مولوی صاحب تو کسی حدیث کو صحیح اور کسی کو ضعیف کہہ کر بھی محدثین کی تقلید کررہے ہیں۔ جبکہ موجودہ اہلحدیث اس کی سختی سے تردید کرتے ہیں۔

اہل قرآن ۔ مولانا بٹالوی صاحب آپ کے اکابرین سے ہیں جن کو وکیل اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں اس غیر کی مثال بچوں کی سی ہے۔ ان کی صریح عبارت کے مقابلہ میں بچوں کی بات کیسے مانی جاسکتی ہے۔ نقار خانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے؟

غیر مقلد ۔ اگر حدیث کو صحیح یا ضعیف کہنے کے سلسلہ میں محدثین پر اعتماد کرنا تقلید ہے تو پھر اس کے لئے صریح عبارتیں کتابوں میں ہونی چاہئیں کہ فلاں نے اس حدیث کو صحیح کہنے میں فلاں کی تقلید کی ہے۔ اگر آپ میں ہمت ہے تو ایسے حوالے پیش کریں۔

اہل قرآن ۔ آپ کے مایہ ناز عالم اور شام کے محدث علامہ ناصر الدین البانی صاحب نے صراحۃ بیان کردیا ہے کہ حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینے میں محدثین پر اعتماد کرنا بھی تقلید ہے۔ چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ ایک حدیث کی سند کے متعلق علامہ ہیثمی نے کہا "رجالہ رجال الصحیح" اس بات کو علامہ سیوطی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو اس پر علامہ البانی صاحب نے لکھا ہے۔

"قلدہ السیوطی۔ سیوطی نے اس کی تقلید کی ہے" (الضعیفہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۰)

2۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کے متعلق لکھا ہے "رجالہ ثقات" کہ اس حدیث کی سند کے راوی ثقہ یعنی قابل اعتماد ہیں اس بات کو علامہ صنعانی نے نقل کیا تو علامہ البانی صاحب نے لکھا۔

"قلدہ الصنعانی۔ صنعانی نے اس کی تقلید کی ہے" (صفحہ ۳۶۲)

3۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کو صحیح کہا ہے۔ علامہ البانی صاحب لکھتے ہیں۔

"قلدہ فی ذلک۔ شوکانی وصدیق حسن والآلوسی" (صفحہ ۳۸۷)

شوکانی، صدیق حسن اور آلوسی نے ابن کثیر کی تقلید کی ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ علامہ شوکانی اور نواب صدیق حسن خان صاحب آپ ہی کی جماعت کے لوگ ہیں مگر

علامہ البانی صاحب کی تحقیق کے مطابق ان دونوں نے حدیث کی صحت کے سلسلہ میں حافظ ابن کثیر شافعی المقلد کی تقلید کی ہے۔

4۔ علامہ البانی صاحب خود اپنے متعلق لکھتے ہیں۔

"قلدت فی ذلک کلہ اللجنۃ التی قامت بتحقیقہ"۔ (صفحہ ۳۱۶)

میں نے ان سب میں اس مجلس کی تقلید کی ہے جو تحقیق کیلئے قائم کی گئی ہے۔

(بحوالہ تجلیات صفدر جلد ۳ صفحہ ۳۔۴)

علامہ البانی صاحب کی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ بعد والے لوگ جو پہلوں پر اعتماد کر کے کسی حدیث کو صحیح اور کسی کو ضعیف کہتے ہیں یہ بھی ان کی تقلید ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے علامہ شوکانی، نواب صدیق حسن خان اور خود اپنے آپ کو مقلد کہا ہے اگرچہ لوگوں کی نگاہوں میں یہ تینوں حضرات غیر مقلد ہیں۔

غیر مقلد: علامہ البانی صاحب کوئی معتبر شخصیت ہے اس کا تعارف اور اس کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟

اہل قرآن: آپ کی جماعت کے بزرگ اور عالم مولانا عبدالہادی شیخ اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات سے علمی دنیا سونی ہوگئی۔ امت مسلمہ ایک ایسے مجدد سے محرومی پر سوگوار ہے جو صدیوں بعد اس دنیا میں آیا تھا۔ اس صدی کے علماء میں علامہ سب سے قدآور شخصیت کے مالک تھے"۔ (مقدمہ صفۃ صلوۃ النبی صفحہ ۸)

علامہ البانی صاحب کا تعارف آپ کے "فتاویٰ علمائے حدیث" میں اس طرح ہے۔

"شیخ البانی جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کے صدر مدرس ہیں شیخ موصوف نسلی طور پر انگریز ہیں آپ کا خاندان جب مسلمان ہوا تو حنفی مذہب اختیار کیا۔ شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے علم و فضل میں کمال بخشا کہ اپنی تحقیق سے اہل حدیث ہوگئے ملک شام میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کو علم حدیث میں خصوصاً اسماء الرجال میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ممالک عربیہ میں آپ کی علمی قابلیت مسلم اور مشہور ہے کہ علم حدیث میں ان سے زیادہ تحقیق کسی کو نہیں"۔ (فتاویٰ علمائے حدیث جلد ۳ صفحہ ۱۰۶)

غیر مقلد:۔ یہ بات تو ثابت ہوگئی ہے کہ علامہ البانی صاحب معتبر ترین شخصیت ہیں مگر حدیث کی تصحیح و تضعیف میں محدثین پر اعتماد کرنے کو تقلید کہنے سے طبیعت ہچکچاتی ہے۔ کیونکہ پھر تو ہمارا ہر اہلحدیث۔ مقلد ہی قرار پائے گا۔

اھل قرآن:۔ اگر آپ کو نانوی صاحب اور علامہ البانی صاحب کی تحقیق پر یقین نہیں تو آپ بتاؤ جب کوئی محدث کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہتا ہے تو اللہ و رسول سے اس کی صحت و ضعف کو ثابت کرتا ہے یا محض اپنی رائے اور اپنے الہام سے فیصلہ کرتا ہے؟

غیر مقلد:۔ اللہ اور اس کے رسول نے تو کسی ایک بھی حدیث کو صحیح یا ضعیف نہیں کہا۔ حدیث کی صحت و ضعف کا فیصلہ محدثین اپنے الہام سے کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہماری جماعت کے بہت بڑے عالم مولانا زبیر علی زئی صاحب نے اس حقیقت کا یوں اظہار کیا ہے۔

حدیث کی تصحیح اور تضعیف کا دارومدار محدثین کے الہام پر ہوتا ہے۔

(تحسلہ نور العینین صفحہ ۸۵)

اھل قرآن:۔ آپ نے اقرار کیا ہے کہ حدیث کی صحت و ضعف کا فیصلہ محدثین اپنے الہام سے کرتے ہیں اور پوری امت کا اجماع ہے کہ کسی کا الہام حجت شرعیہ نہیں اور اس شخص کے قول پر عمل کرنا جس کی بات حجت شرعیہ نہ ہو یہی تو تقلید ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اصفحہ ۱۸۴)

یہی وجہ ہے کہ ہم لوگوں کو اہل قرآن کی جماعت میں شامل ہونا اور حدیث کا انکار کرنا پڑا۔ کیونکہ حدیث کو مذہب بنا لینے سے محدثین کا مقلد بننا پڑتا ہے جبکہ ہمارا مذہب ہر قسم کی تقلید سے بیزار ہو کر خالصۃً کلام الٰہی کی پیروی کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے اکابر نے تقلید کے پرخچے اڑائے ہیں۔ ہمارے ایک مفکر نے تقلید کی تردید میں لکھا ہے کہ

''مولویوں کے نزدیک اسلام نام ہے صرف کورانہ تقلید کا اور تقلید بھی رسول اور احکام رسول کی نہیں بلکہ بخاری و مسلم و مالک وغیرہ کی اور میں سمجھتا ہوں کہ حقیقی کیفیت یقین کی اس وقت تک پیدا ہی نہیں ہو سکتی جب تک ہر شخص اپنی جگہ غور کر کے کسی نتیجہ پر نہ پہنچے''۔ (من و یزداں جلد اصفحہ ۵۲۷)

اھل قرآن: ۔جو نمونہ دو مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

1۔امام بخاریؒ کے نزدیک بے وضو سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے آپ کی جماعت کے بزرگ اور عالم مولانا حافظ عبدالستار حماد صاحب لکھتے ہیں کہ

''امام بخاریؒ کا موقف یہ ہے کہ کسی مشقت کے پیش نظر سجدہ تلاوت وضو کے بغیر کیا جاسکتا ہے۔(عون الباری:۲/۵۵۴) لیکن امام صاحب کا استدلال محل نظر ہے''۔

(مختصر صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۱۷۳)

مولانا حماد صاحب نے امام بخاریؒ کے استدلال کو ''محل نظر'' کہہ کر اسے کمزور تسلیم کیا ہے مگر چونکہ آپ کے علماء کرام کو امام بخاریؒ کی مخالفت کا ڈر ہے اس لئے ان کی مخالفت سے بچنے کیلئے ان کی تقلید میں آ کر لکھ دیا ہے کہ سجدہ تلاوت بغیر وضو کے درست ہے۔(فتاوی نذیریہ جلد ا صفحہ ۵۷۱)

2۔نسائی شریف جلد ا صفحہ ۱۰۷ پر حدیث نبوی ہے''واذا قرء فانصتوا۔کہ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو'' اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کا فریضہ قراءت کرنا اور مقتدی کا وظیفہ خاموش رہ کر امام کی قراءت کو سننا ہے۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو روایت کرنے والا ''ابو خالد الاحمر'' منفرد ہے (جزء القراءۃ صفحہ ۵۶) یعنی چونکہ اس کو روایت کرنے میں ابو خالد اکیلا ہے اس کے سوا اور کوئی محدث اسے بیان نہیں کرتا اس لئے یہ حدیث قابل قبول نہیں۔

آپ کی جماعت کے محدث مولانا عبدالرحمن مبارکپوری صاحب نے بغیر تحقیق کئے محض امام بخاریؒ کی تقلید میں لکھ دیا ہے کہ اس حدیث کو روایت کرنے میں ابو خالد متفرد اور اکیلا ہے۔(ابکار المنن صفحہ ۱۵۲۔بحوالہ احسن الکلام جلد ا صفحہ ۲۶۹)

امام بخاریؒ کی جس بات میں مولانا مبارکپوری صاحب نے تقلید کی ہے نہ صرف یہ کہ کمزور اور دلیل سے خالی ہے بلکہ خلاف دلیل ہے کیونکہ اس حدیث کو روایت کرنے میں ابو خالد اکیلا نہیں بلکہ محمد بن سعد انصاری بھی اس کو روایت کرتے ہیں (دلیل الطالب صفحہ ۲۹۴)

مبارکپوری صاحب اگر تحقیق سے کام لیتے تو نسائی شریف میں خود اسی مقام پر اس حدیث کے فوراً بعد متصل ہی ابو خالد والی حدیث کو محمد بن سعد انصاریؒ بیان فرما رہے ہیں۔ لہٰذا مبارکپوری صاحب کا ابو خالد کو متفرد قرار دینا دلیل سے نہیں ہے محض امام بخاریؒ کی تقلید سے ہے۔

غیر مقلد: بات تو آپ کی بالکل درست ہے مگر امام بخاریؒ جیسے لاکھوں حدیثوں کے حافظ اور امیر المومنین فی الحدیث کی نظروں سے محمد بن سعد والی حدیث نہیں اوجھل رہی یہاں تک کہ ابو خالد کو اکیلا متفرد قرار دے دیا۔

اہل قرآن:۔ بڑے سے بڑے علماء اور محدث سے بھی کبھی خطا ہو جایا کرتی ہے۔ امام بخاریؒ سے یا خطا ہوئی ہے یا ممکن ہے کہ ان کو محمد بن سعد انصاریؒ والی حدیث نہ پہنچ سکی ہو وغیرہ کئی عذر ہو سکتے ہیں لیکن اس دور میں کتب حدیث خصوصاً صحاح ستہ کی کتابیں ہر ہر شہر میں دستیاب ہیں اس کے باوجود یہ کہہ دینا کہ ابو خالد متفرد ہے۔ سوائے امام بخاریؒ کی تقلید محض کے اور کچھ نہیں۔ آپ لوگ اگر واقعی تقلید سے کنارہ کشی کرنا چاہتے ہیں تو حدیث نبویؐ " جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو" پر عمل پیرا ہو جائیں اور امام کی قراءت کے وقت ہونٹوں کو حرکت تک نہ دیں اگرچہ امام بخاریؒ کی مخالفت میں "لوہے کے چنے چبانا" تکلیف دہ چیز ہے۔

غیر مقلد:۔ آپ بھی عجیب ہیں ایک طرف تو آپ حدیث کے منکر ہو کر اہل قرآن بنے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ہمیں نصیحت فرما رہے ہیں کہ حدیث نبوی پر عمل کرتے ہوئے امام کے پیچھے قراءت ترک کر دیں۔

اہل قرآن:۔ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ ہم اہل قرآن ہیں صرف قرآن ہی کی اتباع کرنا ہمارا دین ہے مگر حدیث مذکور بھی قرآن کے موافق ہے کیونکہ قرآن کا حکم یہی ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی اختیار کرو۔ اس لئے ہم قرآن کریم ہی کے متبع ہوئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ کا دعویٰ ہے کہ ہم اہلحدیث' حدیث کے پیرو ہیں تو آپ حدیث پر عمل کرنا شروع کریں اور امام بخاریؒ کی تقلید کا طوق گلے سے نکال پھینکیں۔

غیر مقلد :۔ آپ کی سابقہ گفتگو سے معلوم ہوا ہے کہ اہلحدیث اصول حدیث میں محدثین پر اعتماد کرتے ہیں۔ یعنی حدیث کی تصحیح وتضعیف میں ان کی تقلید کرتے ہیں کیا جیسے یہ لوگ اصول حدیث میں محدثین کی تقلید کرتے ہیں ایسے اصول تفسیر میں مفسرین کی تقلید بھی کرتے ہیں؟

علمائے اصول کی تقلید

اہل قرآن :۔ جی ہاں آپ کے اہلحدیث مفسرین کی تقلید بھی کیا کرتے ہیں۔ مفسرین نے ایک ضابطہ وضع کیا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ کہ خاص سبب کا یعنی کسی آیت کے حکم کو صرف شان نزول پر بند نہیں رکھا جاتا بلکہ عموم لفظ کی وجہ سے اپنے پورے افراد کو شامل ہوتا ہے۔ مثلاً سورۃ بقرہ کی آیت نمبر۲۰۴ ایک کافر اخنس بن شریق کے متعلق نازل ہوئی مگر عموم لفظ کی وجہ سے یہ ہر اس شخص کو شامل ہوگی جو بھی اخنس والے برے اعمال کرے گا۔

آپ کے عالم مولانا صلاح الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں۔

''لفظ کے عموم کا اعتبار ہوگا۔ سبب نزول کے خصوص کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ پس اخنس بن شریق (جس کا ذکر پچھلی آیت میں ہوا) برے کردار کا ایک نمونہ ہے جو ہر اس شخص پر صادق آئے گا جو اس جیسے برے کردار کا حامل ہوگا''۔ (تفسیری حواشی صفحہ۹۳)

یہ ضابطہ تقریباً آپ کے سارے علماء کرام کے ہاں مقبول ہے اور اس ضابطہ کی حیثیت کیا ہے وہ آپ اپنے عالم مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا صاحب لکھتے ہیں۔

''العبرۃ لعموم اللفظ لالخصوص السبب بھی قیاس ہے''۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد۲ صفحہ۳۳۸)

اہلحدیث حضرات جب علمائے اصول مفسرین کے اس ضابطہ بالفاظ دیگر ان کے قیاس کو مانتے ہیں تو وہ یقیناً ان کے مقلد ہونے کیونکہ یہ بات تو مسلم ہے کہ کسی کے قیاسی مسائل کو قبول کرنا تقلید ہی ہے۔

غیر مقلد :۔ آپ کی مدلل گفتگو سے ثابت ہوا کہ اہلحدیث حضرات لوگوں کے قیاس کو بھی تقلیداً قبول کر لیتے ہیں حالانکہ وہ قیاس کو کار ابلیس کہتے ہیں اور ایک عالم نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ قیاسی مسائل

پر عمل کرنا مردار کھانے کے مترادف ہے۔ جیسے کہ آپ نے پہلے عبارت دکھائی ہے۔

قیاسی مسائل میں علماء کرام کی تقلید

اہل قرآن ۔ آپ کے اہلحدیث اگرچہ لوگوں کو تو یہی کہتے ہیں کہ ہم صرف اور صرف قرآن و حدیث کے صریح احکام پر عمل کرتے ہیں۔ قیاس کی اتباع ہرگز نہیں کرتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے عمل میں بہت سے مسائل ایسے بھی ہیں جن کی بنیاد محض قیاس ہی ہے۔ ان کے قیاسی مسائل کے سمندر میں سے ایک چلو حاضر خدمت ہے۔

مولانا مبشر ربانی صاحب لکھتے ہیں۔

''قنوت وتر میں ہاتھوں کا اٹھانا نبی کریم ﷺ کی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں..... جو (اہلحدیث) لوگ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں وہ اسے قنوت نازلہ پر قیاس کرتے ہیں''۔ (احکام و مسائل صفحہ ۲۵۹)

ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔

''اگلی صف میں سے کسی مقتدی کو پیچھے کھینچنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں.... البتہ ایک امام اور ایک مقتدی والے مسئلہ پر قیاس کر کے اس کا جواز ملتا ہے''۔ (نماز نبوی صفحہ ۱۳۰)

حافظ نعیم الحق ملتانی صاحب لکھتے ہیں۔

''قیاس شرعی جب تک کسی شرعی نص کے خلاف نہ ہو وہ حجت ہوتا ہے۔ چونکہ علامہ جاحظ کا یہ قیاس نص شرعی کی وضاحت اور تائید میں ہے لہذا قابل قبول ہے''۔ (بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۹۱)

علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

''اہل حدیث نے سور اور کتے کو بھی مردار پر قیاس کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث عام ہے پس ان کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے''۔ (تیسیر الباری جلد ۷ صفحہ ۳۷۷)

مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔

''ان احادیث پر قیاس کر کے اگر کوئی میت کی طرف سے قضا نماز ادا کرے تو ثواب پہنچے

کی امید قوی ہے"۔ (حاشیہ فتاوی ثنائیہ جلد ۲ صفحہ ۳۸)

مولانا شرف الدین دہلوی صاحب لکھتے ہیں۔

" ماکول اللحم مذبوح کی ہڈی کے جواز پر کلام نہیں اور غیر ماکول اللحم کے استعمال وفروخت کو ہاتھی دانت پر قیاس کرکے جواز پر استدلال ہوسکتا ہے"۔ (فتاوی ثنائیہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۷)

مولانا حافظ عبدالستار حماد صاحب لکھتے ہیں۔

" بوقت سفر الوداع کہنا سنت ہے خواہ مسافر مقیم کو کہے یا اس کے برعکس ہو۔ حدیث میں پہلی صورت کا بیان ہے دوسری صورت کو اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے"۔ (مختصر صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۰۷)

مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں۔

"مفقود کی زوجہ کو معسر کی زوجہ پر قیاس کرنا صحیح بلکہ اولی ہے"۔

(فتاوی ثنائیہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۶)

علامہ شوکانی صاحب لکھتے ہیں۔

" فدل ذلک علی ان العموم مخصص بالقیاس"۔ (نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۸)

پس یہ دلیل ہے اس بات پر کہ عموم کی تخصیص قیاس سے ہوسکتی ہے۔

یہ آپ کے علماء کرام کے قیاسی مسائل کی ادنی سی جھلک ہے جو آپ نے دیکھ لی ہے اب اس پر غور ضروری ہے کہ ان مسائل قیاسیہ کی حیثیت کیا ہے؟

جماعت المسلمین کے بانی جناب مسعود صاحب فرماتے ہیں۔

" کسی شخص کا اجتہاد و قیاس نہ منزل من اللہ ہے اور نہ وہ اصل دین ہے"۔

(جماعت المسلمین اور اہلحدیث صفحہ ۴)

جہاں تک میری معلومات ہیں وہ یہ ہے کہ مسعود احمد کی طرح سارے اہلحدیث قیاس کو منزل من اللہ یعنی قرآن و حدیث قرار نہیں دیتے جب یہ بات ہے تو آپ لوگوں کا اپنے علماء کرام کے قیاسی مسائل کو قبول کرنا تقلید نہیں تو اور کیا ہے؟ پس میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ کے علماء نے ان

مسائل کو کتابوں میں لکھ کر لوگوں کو اپنی تقلید کی خاموش دعوت دی ہے اور عوام نے ان کی دعوت پر لبیک کہا ہے پس آپ کی عوام مقلد ہوئی اور آپ کے علماء مقلد گر ہوئے۔

غیر مقلد :۔آپ نے باحوالہ اور مدلل گفتگو سے ثابت کر دیا ہے کہ اہلحدیث حضرات ہر موڑ پر اور ہر میدان میں تقلید کیا کرتے ہیں ان حوالہ جات کو دیکھ کر میرا سر چکرا گیا ہے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ لوگ کیا بلا ہیں۔ تقریروں اور تحریروں میں تقلید کو گالی سے بدتر قرار دیتے ہیں۔ مگر عملاً سراپا مقلد ہیں۔ کیا دین کا کوئی ایسا شعبہ ہے بھی سہی۔ جہاں ان لوگوں نے تقلید نہ کی ہو۔ شاید ایمان وعقائد میں تقلید کے قائل نہ ہوں اور صرف قرآن وحدیث ہی کی پیروی کو ضروری سمجھتے ہوں۔

اشاعرہ اور ماتریدیہ کی تقلید

اہل قرآن :۔آپ کے اہلحدیث جہاں احکام یعنی مسائل فرعیہ میں تقلید کی پگڈنڈی پر چلتے ہیں وہاں انہوں نے عقائد میں بھی مقلد ہونا پسند کیا ہے۔

آپ کی جماعت کے محترم بزرگ جناب مولانا عبدالجلیل سامرودی صاحب لکھتے ہیں۔

"اہلحدیث اہلحدیث کے عقائد میں فرق ہے گو اس پر تعجب ضرور ہوگا مگر حقائق کے معلوم ہونے کے بعد یہ تعجب تعجب نہیں رہ سکتا"۔ (فتاوی ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۲۳)

اہلحدیث حضرات کا عقائد میں باہمی اختلاف آپ کے حلقہ میں واقعی تعجب خیز ہوگا کیونکہ آپ لوگ جب فروعی اختلاف کو فرقہ بندی اور ایک دین اور چار مذاہب کا طعنہ دیتے ہو تو عقائد کا اختلاف تو قابل طعن یا کم از کم قابل تعجب کیوں نہ ہوگا۔ مگر کیا کریں کسی کا تعجب اپنی جگہ اور حقائق کا اظہار اپنی جگہ ہے۔

مولانا سامرودی صاحب حقائق کا یوں اظہار کرتے ہیں۔

"اہلحدیث بھی دو قسم کے ہیں ایک خالص اہلحدیث اصولاً اور فروعاً۔ ایک فروعاً اہلحدیث اصولاً غیر اہلحدیث ماتریدی یا اشعری"۔ (فتاوی ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۲۴)

معلوم ہوا کہ اہلحدیث عقائد کے حوالے سے دو قسم پر ہیں ایک وہ جو اپنے علمائے اہلحدیث کے عقائد کے پابند ہیں۔ جبکہ دوسرے ماتریدی اور اشعری احباب کے مقلد ہیں۔

مولانا سامرودی صاحب چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں۔

"مدارس اہلحدیث میں خالص اہلحدیث کے عقائد کی کوئی چھوٹی بڑی کتاب ورس میں رکھی ہی نہیں گئی تھی اور نہ ہی اب ہے وہی درس نظامی اور عقائد نسفی وغیرہ اور ظاہر ہے جیسا تخم ریزی کیا جائیگا اسی قسم کا پھل حاصل ہوگا کیکر بو کر آم کس نے حاصل کیا ہے۔ بہرصورت جب بڑے علماء ہی اصل عقائد اہل حدیث سے بے بہرہ ہیں۔ برا نہ مانیں تو پھر عوام میں وہ صحیح عقائد کہاں سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ بڑے علماء کا کیا قصور ان کو تو تعلیم ہی اسی کی ملی تھی۔ وہ اپنی تعلیم کے پابند ہوتے ہیں۔ مولود فطرت اسلامی پر ضرور پیدا ہوتا ہے مگر ماں باپ یہود ونصاری مجوی وغیرہ بنا دیا کرتے ہیں۔ یہ ان کے روحانی آباء واجداد کا قصور ہے نہ بڑے اہلحدیثوں نے اس کا احساس کیا نہ علماء نے انہیں متنبہ کیا"۔

(فتاویٰ ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۲۴)

غیر مقلد: ۔ اگر آپ مولانا سامرودی صاحب کی عبارت کی سہل انداز میں وضاحت فرمادیں تو مہربانی ہوگی۔

اہل قرآن: ۔ مولانا سامرودی صاحب کی عبارت سے چند امور معلوم ہو رہے ہیں۔

1۔ آپ کے مدارس میں خالص اہلحدیث عقائد کی کتب نصاب میں داخل نہیں کی گئی۔ بڑی کتاب تو کجا کوئی چھوٹا سا رسالہ تک نہیں پڑھایا گیا۔ بلکہ انہی حضرات کے عقائد کی کتابیں پڑھائی جاتی رہیں جن کے عقائد کو وہ قرآن وحدیث کے خلاف قرار دیتے ہیں مگر مدارس میں انہی کے عقائد کو قبول کر کے ان کے مقلد بنے ہوئے ہیں۔

2۔ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے عقائد کو کیکر سے تشبیہ دی ہے۔ کیا یہ بات تعجب سے خالی ہوسکتی ہے کہ آپ کے اہلحدیث کیکر کی شاخیں چباتے رہیں اور زبان سے یہ مشہور کرتے پھریں کہ ہم آم کھا رہے ہیں۔ بالالفاظ دیگر اشاعرہ اور ماتریدیہ کی تقلید سے آراستہ ہوں مگر لوگوں کے سامنے یوں ڈھنڈورا پیٹتے رہیں کہ۔

"غیر مقلدین اپنے تمام اعمال وعقائد میں کلام الٰہی اور حدیث نبوی پر عامل ہیں"۔

(طریق محمدی صفحہ ۱۱۸ بحوالہ مسائل غیر مقلدین صفحہ ۳۴۵)

3۔ علماء اہلحدیث عقائد میں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے مقلد اس لئے ہوئے ہیں کہ ان کے مدارس میں

یہی تعلیم دی جاتی رہتی ہے اور انہیں روحانی آباء واجداد سے یہی ورثہ ملا ہے۔ افسوس انہوں نے قرآنی آیت "وجدنا علیہ آباءنا" کی طرف سے نظریں ہٹالیں۔ حالانکہ وہ اسی آیت کو تقلید کی تردید میں پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر خود عقائد میں اپنے آباء واجداد کی تقلید کو تحقیق پر ترجیح دے بیٹھے ہیں۔

4۔ جب اہلحدیث علماء کرام کے عقائد صحیح نہیں ہیں تو عوام کے کیا صحیح ہوں گے؟ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کی عوام عقائد میں اپنے علماء کرام کی مقلد ہے۔

مولانا سامرودی صاحب اسی بات کو بڑے وثوق اور چیلنج کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ

"میں اپنے ہمعصر علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میری بات کو غلط ثابت کر کے انعام پائیں۔ کیا آپ لوگ اشعری قدیم اور ماتریدی کے عقائد کے پابند نہیں۔ پھر تمہیں اپنے آپ کو اہلحدیث خالص کہتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ سورج پر خاک ڈالنا چاہتے ہو چاند کو دھول سے بے نور کرنا چاہتے ہو"۔ (فتاویٰ ستاریہ جلد ۳ صفحہ ۲۶)

غیر مقلد:۔ یہ بات تو بجا ہے کہ مولانا سامرودی صاحب ہمیں آگاہ فرما رہے ہیں کہ اہلحدیث عقائد میں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے مقلد ہیں۔ مگر اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اہلحدیث مذہب کے مطابق ایمانیات یعنی عقائد میں تو تقلید حرام ہے۔

اہل قرآن:۔ اہلحدیث کہنے کو تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ فروعی مسائل میں بھی تقلید حرام ہے۔ محض زبانی دعویٰ کی کیا حیثیت ہے؟ دعویٰ کو نہیں حقائق کو دیکھا جاتا ہے۔ اسلئے باعتبار حقیقت وہ لوگ عقائد میں بھی تقلید کیا کرتے ہیں بلکہ بعض نے اس کا اقرار بھی کر لیا ہے کہ مقلد کا ایمان بھی معتبر ہے۔

چنانچہ علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

"ایمان المقلد صحیح ولا یکلف العامی بمعرفۃ الدلائل"۔ (ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۱۳)

مقلد کا ایمان صحیح ہے اور عامی کو دلائل کی معرفت کا مکلف نہیں بنایا جائے گا۔

اس عبارت سے واضح ہو رہا ہے کہ عامی دلائل کے پہچاننے کا مکلف اور پابند نہیں اگر وہ دلائل کا مطالبہ کئے بغیر محض کسی کی تقلید میں مومن بن جاتا ہے تو اس کا ایمان معتبر اور قابل قبول ہے۔

FREEDOM FOR GAZA

اھل قرآن:۔علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

''امام احمد بن حنبلؒ کا یہ قول ہے کہ جمعہ کا وقت زوال سے پہلے بھی درست ہے''۔

(تیسیر الباری جلد۲ صفحہ۱۶)

اہل حدیث حضرات نے بھی ان کی تقلید میں یہی مذہب بنالیا ہے کہ نماز جمعہ زوال سے پہلے بھی ادا کرنا درست ہے۔(فتاویٰ اہل حدیث جلد۲ صفحہ۲۲۔ المنہج المقبول صفحہ۲۸۔الروضۃ الندیہ جلد۱ صفحہ۱۳۷۔نزل الابرار جلد۱ صفحہ۱۵۲)

حالانکہ کسی صحیح صریح حدیث میں قبل از زوال جمعہ نماز پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا۔البتہ اس کے برعکس ''صحیح بخاری' کتاب الجمعۃ :باب وقت الجمعۃ اذا زالت الشمس'' میں حدیث موجود ہے حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔

''بے شک نبی ﷺ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا''۔

(احکام و مسائل صفحہ ۲۴۵۔مولانا مبشر ربانی)

غیر مقلد:۔آپ کی تحقیقی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ از روئے حدیث جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھنا جائز نہیں مگر اہلحدیث حضرات نے محض امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید میں یہ لکھ دیا ہے کہ جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ذرا اس طرف روشنی ڈالنا پسند فرمائیں گے کہ اہلحدیث حضرات نے جو امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید کی ہے اس میں سیاسی حکمت کیا ہوسکتی ہے؟

اھل قرآن:۔انگریز کا مقصد مسلمانوں میں انتشار پھیلانا تھا۔اہلحدیث انگریزی حکومت کو خدا کی رحمت سمجھتے تھے(الحیات بعد المماۃ صفحہ۱۶۲)اس لئے اس کے اشارہ پر ان مسائل کو اچھالتے رہے جو مسلک احناف کے خلاف ہوں تاکہ روزانہ کی لڑائی ہو اور مسلمانوں کی قوت کمزور پڑ جائے۔

غیر مقلد:۔اگر یہی بات ہے پھر تو اہلحدیث حضرات مالکیہ اور شافعیہ کی تقلید بھی تو کرتے رہے ہوں گے۔کیونکہ ان کے بھی تو کئی مسائل احناف کے مسلک سے ٹکراتے ہیں۔

اھل قران:۔آپ نے صحیح اندازہ لگایا ہے۔اہلحدیث نے ان اماموں کی تقلید بھی کی ہے بطور نمونہ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

امام شافعیؒ کی تقلید

1۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھنا کئی احادیث سے ثابت ہے۔ آپ کی جماعت کے عالم مولانا مبشر ربانی صاحب نے اس بات کا اعتراف ان لفظوں میں کیا ہے۔

''حقیقت یہ ہے کہ شہداء کی نماز جنازہ پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے''۔

(احکام و مسائل صفحہ ۳۸۰)

لیکن آپ کے اہلحدیث حضرات نے محض احناف کی ضد اور امام شافعیؒ کی تقلید میں آ کر لکھ دیا ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ (دستور المتقی صفحہ ۱۷۸۔ کنز الحقائق صفحہ ۴۳۔ صلوۃ الرسول صفحہ ۴۴۱۔ تیسیر الباری جلد ۲ صفحہ ۳۰۰)

2۔ اسی طرح آپ کے اہلحدیث غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کے قائل ہیں یہ بھی امام شافعیؒ کی تقلید ہے ورنہ کسی صحیح صریح حدیث میں غائبانہ نماز جنازہ کا ثبوت نہیں ملتا۔

غیر مقلد :۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اب تک کی آپ کی گفتگو تحقیقی اور قابل رشک ہے مگر یہ بات بالکل بوگس اور خلاف دلیل ہے کیونکہ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہے۔

اهل قرآن :۔ جیسے تمہارے علماء حنفیوں کو کہتے ہیں کہ اصل میں وہ تقلید تو امام ابو حنیفہؒ کی کرتے ہیں مگر لوگوں کو بہلانے کیلئے چند حدیثیں بھی منظر عام پر لے آتے ہیں۔ سچ پوچھو تو یہی حال آپ کا ہے آپ نے اس مسئلہ میں تقلید تو امام شافعیؒ کی کر رکھی ہے۔ مگر لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ کرنے کے لئے تم لوگ بخاری و مسلم کا حوالہ دے کر مخالفین پر رعب اور اپنی تقلید پر پردہ ڈالتے ہو۔ حالانکہ نجاشی کے قصہ سے غائبانہ نماز جنازہ کا ثبوت بالکل نہیں۔ ہوتا اگر یہی بات میں کسی حنفی خدا ترس کے حوالہ سے ذکر کروں تو آپ مخالف کی بات سمجھ کر ردی میں ڈال دیں گے اس لئے میں آپ ہی کی جماعت کے بزرگ و مصنف کی زبانی نقل کرتا ہوں۔

آپ کے عالم ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔

''غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے پر نجاشی کے قصہ سے دلیل لی جاتی ہے۔ یہ قصہ صحیح بخاری اور صحیح

FREEDOM FOR GAZA

صاحب اس حجت شرعی کی طرف اشارہ فرما کر بتلا رہے ہیں کہ اہلحدیث نے امام مالکؒ کی تقلید نہیں کی بلکہ حدیث پر اپنے عمل کی بنیاد رکھی ہے۔

اھل قرآن:۔ مولانا اسماعیل سلفی صاحب نے اجماع کا سہارا لیکر کوشش کی ہے کہ ان کے گلے سے امام مالک کی تقلید کا طوق نکال لیا جائے مگر یہ ساری کوشش بے سود ہے کیونکہ وہ دونوں حضرات سرے سے اجماع ہی کے منکر ہیں اسے حجت اور قابل عمل تسلیم نہیں کرتے۔

(افادۃ الشیوخ صفحہ ۱۲۱۔ الجنۃ صفحہ ۱۰)

لہذا جب وہ دونوں صاحبان اجماع کی حجیت کے منکر ہیں تو اجماع کا سہارا لینا ایسی بات ہے جس پر وہ خود راضی نہیں پھر مشکل تو یہ ہے کہ اس حدیث کی اجماع سے تائید ہوتی ہی نہیں کیونکہ اجماع سے تائید تو اس وقت ہوتی جب حدیث مذکور کے مضمون کو بالاتفاق امت میں قبول کر لیا جاتا۔ اگر ایسا ہوتا تو سند کا ضعف مضر نہ ہوتا۔ حالانکہ اس کے مضمون کی قبولیت پر امت کا اجماع ہرگز نہیں۔ کئی آئمہ نے اس مضمون کو قبول نہیں کیا بلکہ کئی اہلحدیث نے بھی اس حدیث کو قبول کرنے کی بجائے قلتین والی حدیث پر عمل کی بنیاد رکھی ہے۔ اگر چہ یہ حدیث بھی اضطراب وغیرہ علل کی وجہ سے ضعیف ہے۔ پس صحیح بات یہی ہے کہ انہوں نے مسئلہ زیر بحث میں امام مالکؒ کی تقلید پر گاڑی چلائی ہے۔

غیر مقلد:۔ آپ نے آئمہ اربعہ میں تین اماموں کے متعلق دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ اہلحدیث حضرات ان کی تقلید کیا کرتے ہیں۔ اب امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کے بارے میں بھی کچھ ارشاد فرمائیں یہ وہ موقع ہے جس کا میں شروع سے اب تک انتظار کر رہا ہوں برائے کرم اب بلا تاخیر ذرا اس کی وضاحت فرمائیں۔

امام ابو حنیفہؒ کی تقلید

اھل قرآن:۔ آپ کے اہلحدیث کو تقلید کی گھٹی ایسی گھٹی لگی ہے کہ بڑے بڑے جرنیل اور بزعم خود مجتہد بھی اس سے جان نہیں چھڑا سکے۔ پھر اس وقت تو حیرت کی انتہا ہو جاتی ہے جب یہ لوگ تقلید بھی

امام ابوحنیفہؒ کی کرتے ہیں۔ کیسی عجیب بات ہے کہ آپ لوگ حنفیوں کو امام صاحب کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود چھپ چھپ کر ان کی تقلید کیا کرتے ہیں۔ مگر کب تک چھپیں گے۔

تم کو ہزار شرم سہی مجھ کو لاکھ ضبط

الفت وہ راز ہے جو چھپایا نہ جائے گا

اب آیئے اور سنتے جایئے کہ آپ لوگ امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کے کیسے خوگر ہیں۔ وکیل اہلحدیث مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

"مولوی رشید احمد صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ خاکسار (مولانا بٹالوی صاحب) کو جو سبیل الرشاد میں کئی جگہ سرزدہ فرقہ غیر مقلدین کہا گیا ہے یہ مجھے ناگوار گذرا ہے ہم لوگ جو اس گروہ سے علم کی طرف منسوب ہیں۔ منصوصات میں قرآن وحدیث کے پیرو ہیں اور جہاں نص نہ ملے وہاں صحابہ تابعین وآئمہ مجتہدین کی تقلید کرتے ہیں خصوصاً آئمہ مذہب حنفی کی جن کے اصول وفروع کی کتب ہم لوگوں کے مطالعہ میں رہتی ہیں"۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۰)

حنفی عالم مولانا ابن انیس حبیب الرحمان لدھیانوی صاحب نے ایک کتاب بنام "تاریخ ختم نبوۃ" تحریر فرمائی ہے اس میں اہلحدیث کے اخبارات کے فوٹو اور عکس شائع کیے ہیں۔ اس عبارت کا عکس "تاریخ ختم نبوہ صفحہ ۴۵۵" پر دیکھا جا سکتا ہے۔

مولانا بٹالوی صاحب نے کیسے وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا ہے کہ ہم اہلحدیث لوگ جہاں نص نہ ملے وہاں باقی آئمہ کی عموماً اور آئمہ احناف کی خصوصاً تقلید کیا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں "غیر مقلد" کا لفظ ناگوار گذرا۔

غیر مقلد:۔ مولانا بٹالوی صاحب صرف خود ہی آئمہ احناف کی تقلید کیا کرتے تھے یا دوسروں کو بھی اس کا درس دیا ہے۔ کچھ لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ آخر میں بٹالوی صاحب اہلحدیث حضرات کو یہ تاکیدی حکم دیا کرتے تھے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

اہل قرآن ۔ہاں یہ بات بڑی پر لطف ہے کہ مولانا بٹالوی صاحب نہ صرف اپنے لئے تقلید کو پسند کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی اس کا درس دیا کرتے تھے۔

چنانچہ بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

"خاکسار نے رسالہ نمبر ۶ جلد ۲۰ کے صفحہ ۲۰۱ اپنے بعض اخوان اور احباب اہلحدیث کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر ان کو اجتہاد مطلق کا دعویٰ نہیں اور جہاں نص قرآنی اور حدیث نہ ملے وہاں تقلید مجتہدین سے انکار نہیں تو وہ مذہب حنفی یا مذہب شافعی (جس مذہب کے فقہ و اصول پر بوقت نص نہ ملنے کے وہ چلتے ہوں) کی طرف اپنے آپ کو منسوب کریں"۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۱)

اس عبارت کا عکس "تاریخ ختم نبوہ صفحہ ۴۵۶" پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

مولانا بٹالوی صاحب نے جب اپنے اہلحدیث احباب کو تقلید کا درس دیا ہے تو انہیں یہ خیال ہوا ہوگا کہ شاید میری اس نصیحت اور خیر خواہی کو بعض اہلحدیث حضرات قبول نہ کریں اس لئے میاں صاحب کی ذات گرامی کو سامنے لا کر دعوت دی ہے کہ جب وہ شمس العلماء ہو کر تقلید کرتے تھے اگر تم تقلید کرو گے تو کیا حرج ہے۔

چنانچہ بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

"جس مسئلہ میں حدیث صحیح مجھے نہیں ملتی اس مسئلہ میں منیں اقوال مذہب امام سے کسی قول پر صرف اس حسن ظنی سے کہ اس مسئلہ کی دلیل ان کو پہنچی ہوگی تقلید کر لیتا ہوں۔ ایسا ہی ہمارے شیخ و شیخ الکل (میاں صاحب) کا مدت العمر عمل رہا"۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۰)

اس عبارت کا عکس "تاریخ ختم نبوہ صفحہ ۴۳۸" پر دیکھا جا سکتا ہے۔

اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ میاں صاحب اور مولانا بٹالوی صاحب کو جب کسی مسئلہ میں قرآن و حدیث سے صریح دلیل نہ ملتی تھی تو تقلید کا ہار گلے میں ڈال لیا کرتے تھے۔

غیر مقلد۔ تاریخ ختم نبوۃ کے ذریعے سے تو اکابر اہلحدیث کا مقلد ہونا ہر شہر میں معلوم ہو گیا ہوگا۔ آخر احناف کا اس پر کیا تبصرہ ہے؟

اہل قرآن:۔ علمائے احناف کا ردعمل تو مجھے معلوم نہیں البتہ گاؤں کے ایک چوہدری نے اس پر یوں تبصرہ دیا ہے۔

گاؤں کے چوہدری کا تبصرہ:۔ میاں صاحب اور بٹالوی صاحب غیر مقلدین کے حلقہ میں مرتبہ اجتہاد پر فائز سمجھے جاتے ہیں۔ مگر ان کو بھی تقلید کی ضرورت پڑتی تھی تو دوسرے غیر مقلدین کو تقلید سے اعراض کیوں اور کیسے ہے؟ کیا وہ علم وعمل اور اجتہاد وتفقہ میں ان دونوں سے بڑھ کر ہیں اگر تقلید کی وجہ سے وہ دونوں کافر مشرک بدعتی اور اہلحدیث سے خارج نہیں ہوئے تو زمانہ حال کے غیر مقلدین بھی تقلید کر لیں تو کیا مضائقہ ہوگا۔

مولانا بٹالوی صاحب نے بھی" میاں صاحب" کی نامی گرامی شخصیت کو درمیان میں لا کر اسی بات کو سمجھایا ہے کہ جب میاں صاحب بہت اونچے مقام ومرتبہ کے مالک ہونے کے باوجود تقلید کرتے تھے تو تم بھی کرو۔

چنانچہ بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

" اگر آپ کو اجتہاد مطلق کا دعویٰ نہیں ہے اور جہاں نص نہ ملے وہاں تقلید مجتہدین سے انکار نہیں ...... حضرت شیخنا وشیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب شمس العلماء دہلوی بھی ایسے ہی تھے کہ وہ اہلحدیث کے سردار بھی تھے اور حنفی بھی کہلاتے تھے اور حنفی مذہب کی کتب متون وشروح اور فتاویٰ پر فتویٰ دیتے تھے"۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۰)

اس عبارت کا عکس" تاریخ ختم نبوۃ صفحہ ۳۵۵" پر موجود ہے۔

مولانا بٹالوی صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ میاں صاحب" فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ" فتاویٰ نذیریہ" فقہ حنفی کے حوالوں سے لبریز ہے۔ غیر مقلدین کی سر توڑ کوشش ہے کہ دنیا سے فقہ حنفی کو ختم کر دیا جائے مگر شومئی قسمت کہ ایک صدی گذر چکی ہے ابھی تک وہ اس فقہ کو اپنے فتاویٰ سے نہیں نکال سکے' فقہ حنفی ابھی تک ان کے سینے پر مونگ دل رہی ہے۔ حتیٰ کہ اس نے اپنی ایک ہی انگڑائی میں ان کے" شیخ الکل فی الکل" کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔

غیر مقلد:۔ گاؤں کا چوہدری بھی آپ کی طرح ہماری کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ رکھتا ہے۔ مگر آپ تھوڑی دیر کے لئے ان کی بات روک کر یہ بتائیں کہ" میاں صاحب" فقہ حنفی کے گرویدہ کیسے تھے؟

اھل قرآن: ۔میاں صاحب کی گرویدگی میں گاؤں کے چوہدری کی زبانی سن رہا تھا۔ مگر آپ نے درمیان میں روک لیا ہے۔ اب آپ ان کی زبانی ہی سنیں۔ ان کا کہنا ہے کہ باقی رہتی یہ بات کہ فقہ حنفی نے انہیں کس حد تک اپنا گرویدہ بنایا ہے۔ یہ غیر مقلد مورخ کی زبانی سنئے۔

سیرت ثنائی کے محشی "میاں صاحب" کے متعلق لکھتے ہیں۔

"فقہ حنفیہ پر حدیث سے زیادہ عبور تھا"۔

(حاشیہ سیرت ثنائی صفحہ ۱۲۰ بحوالہ غیر مقلدین کی ڈائری صفحہ ۲۰۱)

جب فقہ حنفی غیر مقلدین کے فتاویٰ کی زینت بن چکی ہے اور شیخ البانی جیسے سالار بھی اس کے خادم بن چکے ہیں تو اب غیر مقلدین اس فقہ کو مٹانے کے خواب چھوڑ دیں کیونکہ یہ ایسے خواب ہیں جو ان شاء اللہ کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوں گے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

FREEDOM FOR GAZA

گاؤں کے چوہدری کا تبصرہ ختم ہوا۔

غیر مقلد: ۔آپ نے اشاعۃ السنۃ کے حوالے سے بتایا کہ مولانا بٹالوی صاحب آئمہ احناف کی باقرار خود تقلید کیا کرتے تھے۔ حالانکہ وہ تو تقلید کے سخت مخالف تھے۔ تقلید بھی انہی دس مسائل میں سے ایک ہے جن کو بٹالوی صاحب نے ایک اشتہار کی صورت میں پورے ملک کے اندر پھیلا کر پوری دنیائے حنفیت کو چیلنج کیا تھا کہ ان کا جواب دو اور ہر جواب کے بدلے دس روپے انعام وصول کرو۔ سنا ہے کہ دیوبندیوں کے عالم شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب نے ان دس سوالوں کا جواب بھی لکھا ہے جو "ادلہ کاملہ" کے عنوان سے شائع ہوا۔ بہرحال آپ سے صرف یہ بات پوچھنی ہے کہ جب بٹالوی صاحب اس قدر تقلید کے خلاف تھے تو پھر وہ تقلید خصوصاً آئمہ احناف کی تقلید کے لئے کیونکر تیار ہو گئے؟

اھل قرآن: ۔مولانا بٹالوی صاحب پہلے تقلید کے ازلی دشمن تھے۔ بڑھ چڑھ کر اس کی تردید کی۔ اپنے قلم کا پورا زور صرف کر دیا مگر ہوا یہ کہ اہلحدیث حضرات کے بڑے بڑے عالم، مناظر، مصنف، مبلغ،

خطیب، صحافی اور جماعت کے متحرک قسم کے افراد اپنے مذہب کو خیر باد کہہ کر مرزائی ہو گئے۔ ان مرزائی بننے والوں میں اکثر مولانا بٹالوی صاحب کے بالواسطہ یا بلاواسطہ شاگرد تھے۔ جیسا کہ اس کا اعتراف خود بٹالوی صاحب نے اپنے اخبار "اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۵" میں کیا ہے۔ (تاریخ ختم نبوۃ صفحہ ۲۶۶) خواص کے علاوہ عوام میں سے جو لوگ مرزائی بنے ہیں ان کا تو شمار مشکل ہے البتہ اجمالی طور پر مولانا بٹالوی صاحب نے یوں بیان کیا ہے۔

"یہ بلاء قادیانی کے اتباع کی اکثر اسی فرقہ میں پھیلی ہے جو عامی و جاہل ہو کر مطلق تقلید کے تارک و غیر مقلد بن گئے ہیں یا ان لوگوں میں جو نیچری کہلاتے ہیں۔ جو در حقیقت اس قسم کے غیر مقلدوں کی براتچ (شاخ) ہیں"۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۷)

اس عبارت کا عکس "تاریخ ختم نبوۃ صفحہ ۳۸۱" پر دیکھ سکتے ہیں۔

بٹالوی صاحب نے جب اپنے اہلحدیثوں کو دھڑا دھڑ مرزائی، عیسائی اور مرتد ہوتے دیکھا تو پھر اپنا پچیس سالہ تجربہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

"پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق (ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں) اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر و ارتداد و فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں۔ مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے گروہ اہل حدیث میں جو بے علم یا کم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں۔ اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں"۔ (اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۱ مطبوعہ ۱۸۸۸ء)

یہ وہ بھیانک نتائج تھے جنہیں دیکھ کر بٹالوی صاحب کو تقلید کے بارے میں نظر ثانی کرنی پڑی اور تقلید میں انہیں ایمان و اعمال کی سلامتی نظر آئی۔ اس لئے وہ تقلید کی حمایت و تائید میں بہت کچھ لکھ گئے بلکہ خود بھی آئمہ احناف کی تقلید کرنے شروع کر دی۔

غیر مقلد:۔ آپ نے بحوالہ آگاہ فرمایا ہے کہ مولانا بٹالوی صاحب آئمہ احناف کی تقلید کرتے

بیان نہیں کر سکتا۔ آخر اہلحدیث کو کیا مصیبت واقع ہوئی انہوں نے ہمارے ساتھ منافقانہ کردار کیوں اختیار کیا ہے؟

اہل قرآن :۔ یہ بات تو آپ اپنے علماء ہی سے پوچھیں کہ وہ منافقت کر کے اہلحدیث لوگوں کو کیوں بدنام کر رہے ہیں۔ البتہ میں نواب صدیق حسن خان صاحب کی ایک بات آپ کو سناتا ہوں۔ جو انہوں نے اپنے اہلحدیث کے متعلق لکھی ہے وہ بات یہ ہے کہ اہلحدیث کی مثال اس واعظ کی سی ہے جو جب وعظ کرتا ہے تو مال و دولت کی مذمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ مگر جب خود اسے موقع ملتا ہے تو مال و زر چرا کر بھاگ جاتا ہے۔ (مصلہ الجنہ صفحہ ۱۵۴)

نواب صاحب نے ٹھیک ٹھیک تصویر پیش کی ہے اور بڑے اچھے انداز میں منظر کشی کی ہے کہ یہ اہلحدیث لوگ بھیس بدلتے رہتے ہیں۔ ایک حالت یہ ہوتی ہے کہ تقلید کی مذمت میں رات اور دن ایک کئے ہوتے ہیں اور دوسرا موقع یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ یہ لوگ عام مقلدین سے بھی شدید بلکہ شدید ترین مقلد بنے بیٹھے ہوتے ہیں۔

غیر مقلد :۔ آپ نے شروع میں وعدہ فرمایا تھا کہ میں آپ کو وقت آنے پر بتاؤں گا کہ اہلحدیث جب تقلید کرنے اور کرانے پر راضی ہوئے تو امام ابوحنیفہؒ اور فقہائے احناف کی تقلید کرنے لگ گئے اور حنفی کہلوانے کو اہلسنت ہونے کی نشانی قرار دے دیا۔ آپ نے امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کا تو ثبوت دے دیا ہے مگر فقہائے احناف کی تقلید اور حنفی کہلوانے کو سنی ہونے کی علامت قرار دینے کا اب تک ثبوت نہیں دیا۔

فقہائے احناف کی تقلید

اہل قرآن :۔ یہ بات بھی حیرت کی ہے کہ اہلحدیث حضرات کئی مسائل میں امام ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہیں مگر اس سے بڑھ کر حیرت یہ ہے کہ اہلحدیث امام صاحب کے مقلدین یعنی فقہائے احناف کی بھی تقلید کر لیتے ہیں۔

چنانچہ اہلحدیث عالم مولانا ابوطاہر بہاری صاحب لکھتے ہیں۔

"آج وہ (اہلحدیث) جس کا دعویٰ ہے کہ میں متبع قرآن و سنت ہوں ان کی حالت یہ

خروج ممکن نہ ہو"۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲ صفحہ ۵۵۷)

اس عبارت سے دو باتیں ثابت ہو رہی ہیں۔

1۔ اہلحدیث تحقیق کا دائرہ وسیع کر چکنے کے باوجود بھی علم میراث کے سمندر میں داخل ہونے سے ڈرتے رہے ہاں جو اس بحر عمیق کے غوطہ زن تھے یعنی صاحب سراجیہ۔ ان کی پکی پکائی روٹیاں کھاتے رہے اور جب پیٹ بھر گیا تو انہیں نا قابل اعتماد محدث اور دلائل سے خالی مصنف قرار دے دیا۔

2۔ قطع نظر اس سے کہ صاحب سراجیہ مستند محدث ہیں یا نہیں؟ اتنی بات ضرور ثابت ہو رہی ہے کہ فتاویٰ ثنائیہ کے مفتی کے زمانہ تک علماء اہلحدیث صاحب سراجیہ کے مقلد رہے ہیں اور "اتخذوا احبارھم" آیت کی زد میں تھے اور یہ وہی آیت ہے جسکو آپ لوگ تقلید کی تردید میں مقلدین کے خلاف پیش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ کے اکابر خود ایک طویل عرصہ تک بزعم خود تقلید کی بھینٹ چڑھتے رہے ہیں۔

غیر مقلد :۔ فتاویٰ ثنائیہ سے پہلے جب ہمارے اہلحدیث فقہانے احناف کی تقلید میں زندگی گزار دی تھی کیا کسی عالم نے بھی اس کے خلاف آواز احتجاج بلند نہیں کی کیا سارے علماء کرام اس پر اطمینان سکوتی کر چکے تھے۔ کوئی تو اٹھتا جو اس داستان ظلم کے خلاف واویلا کرتا۔ اچھا یہ بتائیں بعد میں فقہائے حنفیہ کی تقلید کرنے پر کسی نے اس کی تردید میں زبان وقلم کو جنبش دی ہے!

اھل قرآن :۔ بعض علماء نے اس کا تردیدی نوٹس لیا ہے۔ انکی غم وغصہ اور دکھ کا اظہار کیا بلکہ انہیں شرم بھی دلائی کہ اہلحدیث ہو کر مقلدین کے در پر کاسہ گدائی کیوں لئے کھڑے رہتے ہو اور ان کی تقلید میں کیوں مدہوش ہو؟

چنانچہ جمعیت اہلحدیث کے سیکریٹری مولانا عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں۔

"ان لوگوں کو شرم کرنی چاہیے جو اپنے آپ کو اہلحدیث بلکہ سردار اہلحدیث کہتے ہیں اور تقریروں میں جب مذہب اہل حدیث بیان کرتے ہیں تو حدیث نبوی ﷺ کی تشریح کرتے ہوئے خاص طور پر لکڑی کی چھپٹی بنا کر دکھاتے ہیں کہ یہ سیدھی چھپٹی مذہب اہل حدیث ہے جو صحابہ کرام تابعین آئمہ دین کے وقت سے برابر چلا آتا ہے اور یہ ٹیڑھی چھپٹیاں دوسرے فرقے والے ہیں جو

اہل قرآن :۔ جی ہاں۔ایسا بھی ہوا ہے کہ تمہارے شیخ الکل میاں صاحب سے مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کتاب وسنت سے دلیل دینے کی بجائے سادات حنفیہ کے قول کو بطور دلیل پیش کر دیا جیسا کہ "الحیاۃ بعد المماۃ" میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ میاں نذیر حسین صاحب گاڑی میں سوار ہو کر "دہلی" ریلوے اسٹیشن کی طرف جارہے تھے۔ مولانا ابراہیم اردی بھی آپ کے ساتھ تھے مولانا ابراہیم صاحب نے ساڑھی کے بارے میں دریافت کیا کہ عورتوں کے لئے اس کا پہننا جائز ہے؟ میاں صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے سادات اس کو جائز سمجھتے ہیں۔مولانا ابراہیم صاحب نے فرمایا ان سادات کا قول کوئی شرعی دلیل تو نہیں ہے تو میاں صاحب نے فرمایا کیا کہہ رہے ہو کیا وہ لوگ جاہل تھے گھاس چھیلتے تھے۔بس تم ہی ایک عقلمند پیدا ہوئے ہو۔(ملحصلہ الحیاۃ بعد المماۃ صفحہ ۱۲۶)

میاں صاحب کو چاہیے تھا کہ دلیل شرعی یعنی قرآن وحدیث پیش کرتے مگر وہ محض سادات حنفیہ کا قول ان کی تقلید میں پیش کر کے فتویٰ دینے کی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں۔ بلکہ دلیل کے مطالبہ پر اتنا ناراض بھی ہو رہے ہیں۔اگر اسی طرح کوئی مقلد اپنے آئمہ پر اعتماد کر کے ان کے اقوال سے فتویٰ دیتا تو اس بے چارے کی جان پر آفت ٹوٹ پڑتی اور سارے اہلحدیثوں کے پیٹ میں درد اٹھنے لگتا اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر خوب شور وغل مچایا جاتا کوئی پڑھتا "واتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله"۔اور کوئی یہ تلاوت کرتا "واذا قيل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آباءنا" اور کوئی یہ آیت پڑھ کر سناتا "انا وجدنا آباءنا على امة وانا على آثارهم مقتدون" غرضیکہ اس مفہوم کی ڈھیر ساری آیتیں خوب سنائی جاتیں لیکن اگر یہی بات میاں نذیر حسین کہیں تو جائز ہے۔(کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ صفحہ ۱۸۴)

غیر مقلد :۔آپ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ نے جو بھی دعویٰ کیا ہے اسے ہمارے ہی علماء کرام کی کتابوں سے ثابت کر دیا ہے۔لیکن ایک بات اب تک باقی رہ گئی کہ اہلحدیث "حنفی" کہلوانے کو اہل سنت کا شعار سمجھتے رہے ہو سکے تو اس بات کا ثبوت پیش کریں۔

اہل قرآن:۔پڑھئے۔آپ کی جماعت کے سرخیل مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

"آج کل کے بعض اہلحدیث کہلانے والوں میں نیچریت مرزائیت چکڑالویت معتزلیت ورافضیت پھیلتی جاتی ہے۔اہلحدیث کے ساتھ لفظ "حنفی" ملانے سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ اس لقب کا مصداق سنی اہلحدیث ہے نہ معتزلی اور مرزائی اور نہ نیچری اور نہ رافضی وغیرہ"۔

{اشاعۃ السنۃ جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۰}

اس کا عکس ''تاریخ ختم نبوۃ صفحہ ۲۳۹'' پر دیکھا جا سکتا ہے۔

غیر مقلد ۔ہائے! ہمارے اہلحدیث کی تاریخ کیسی عبرتناک ہے ان کا دین کیسے کیسے لوگوں میں بنا ہوا ہے۔ اُف! یہ کیا مصیبت ہے کہ ہمارے علماء تقلید کے اتنے خوگر کیسے ہو گئے اگر یہ لوگ صرف محدثین وغیرہ کی تقلید کرتے تو بھی قدرے سنبھالا ہو سکتا مگر یہ تو آئمہ احناف کی تقلید پر جم گئے جو ہم اصاغر پر پہاڑ گرانے کے مترادف ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر قیامت یہ ہے کہ یہ لوگ سُنی ہونے کے لئے ''حنفی'' کہلوانے کو ضروری سمجھنے لگے۔ اہل حق کی پہچان کے لئے بھی ''حنفی'' ہونے کو معیار قرار دیتے رہے گویا ان کے بقول ہندوستان میں ''حنفی'' لیبل کے بغیر انسان اہل باطل کا فرد شمار ہوگا۔ مجھے ان علماء سے بیزاری ہو رہی ہے۔ انہوں نے میرے اعتماد و اعتقاد کو نہایت برے طریقہ سے ٹھیس پہنچائی ہے۔ اہلحدیث کا کوئی مدرسہ ایسا بھی ہے جہاں تقلید سے ہٹ کر خالصۃً قرآن وحدیث کی تعلیم ہوتا کہ ہم اپنی اولاد کو وہاں تعلیم دلا سکیں۔

اہل قرآن :۔ ممکن ہے کہ بہت سے لوگ حتیٰ کہ مقلدین بھی اس سے اتفاق نہ کریں کہ طلباء اپنے اساتذہ کے مقلد ہوا کرتے ہیں۔ مگر وکیل اہلحدیث مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب کی تحقیق یہی ہے کہ ہر طالب علم ابتداء میں اپنے استاد کا مقلد ہوتا ہے۔

اساتذہ کرام کی تقلید

امام بخاریؒ کو محدثین اور مورخین بلکہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی امام شافعیؒ کا مقلد قرار دیا ہے (ابجد العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۲۶) مگر کچھ لوگوں کو یہ بات ناگوار لگتی ہے۔ اس لئے وہ اس میں تاویل کا پیوند لگانا ضروری سمجھتے ہیں۔ مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب بھی اسے تاویل کی نذر کرتے ہیں۔ جس کا حاصل مطلب ''اہلحدیث امرتسر'' میں اس طرح بیان کیا ہے۔

''ممکن ہے کہ ابتداء میں شافعیؒ کے مقلد ہوں پھر درجہ اجتہاد پر پہنچ کر خود مجتہد مطلق ہو گئے ہوں اس پر ایک فاضل حیدر آبادی نے اخبار اہلحدیث میں لکھا کہ اس پر کتاب وسنت سے کیا دلیل ہے کہ مجتہد ابتداء میں ضرور مقلد ہو۔ اس کے جواب میں مولوی (بٹالوی) صاحب نے رسالہ ''الھدیٰ'' بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ صفحہ ۳۵ میں فرمایا کہ اس پر کتاب کی شہادت ضروری نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں جو

بچہ کتب میں قاعدہ بغدادی یا پہلا سپارہ پڑھتا ہے یا نماز یا کلمہ شہادت سیکھتا ہے تو اس وقت وہ اس کا مقلد ہی ہوتا ہے"۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ صفحہ ۱۰)

اس عبارت کا عکس "تاریخ ختم نبوۃ صفحہ ۲۰۱" پر دیکھ سکتے ہیں۔

اگر بٹالوی صاحب کی یہ بات درست ہے کہ ابتدائی طالب علم اپنے استاد کا مقلد ہوتا ہے تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اہلحدیث کے جو بچے ان کے مدارس میں پڑھتے ہیں وہ اپنے اساتذہ کے مقلد ہوتے ہیں اور جب یہ بات ہوئی تو آپ کے سوال کا جواب آسانی سے نکل آیا اور وہ یہ ہے کہ اہلحدیث کا کوئی مدرسہ بھی ایسا نہیں جہاں تقلید سے بیزار ہو کر خالصۃً قرآن وحدیث کے صافی چشمہ سے سیراب کیا جاتا ہو۔

افسوس! آپ لوگوں کی یہ خواہش ہوا کرتی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرائیں جہاں قرآن وحدیث کے صریح نصوص کی تعلیم دی جاتی ہو مگر کسی کو کیا معلوم کہ وہاں جو بچے پڑھتے ہیں وہ اپنے استادوں کے مقلد بنے ہوتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہر طالب علم اور فاضل کے ذہنی نظریات ہوتے ہیں اور وہ انہی مسائل کا پابند ہوتا ہے جو اس کے اساتذہ کے ہوتے ہیں اور مولانا عبدالجلیل صاحب سامرودی صاحب نے تو اس پر مہر تصدیق بھی ثبت کر دی ہے کہ اہلحدیث علماء کے عقائد جو متاثر ہوئے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کو اساتذہ کی تعلیم ہی اسی طرح کی دی گئی ہے۔

چنانچہ سامرودی صاحب لکھتے ہیں۔

"بڑے علماء کا کیا قصور ہے؟ ان کو تو تعلیم ہی اسی کی ملی ہے تبھی وہ اپنی تعلیم کے پابند ہوتے ہیں"۔

(فتاوی ستاریہ جلد ۲ صفحہ ۲۴)

یہ عبارت پہلے میں آپ کو مفصل طور پر سنا چکا ہوں۔ بہر حال مولانا بٹالوی صاحب کی تحقیق کے پیش نظر یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اہلحدیث مدارس میں پڑھنے والے طلباء اپنے اساتذہ کے مقلد ہوتے ہیں لہٰذا ان کی عبارت کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اہلحدیث کا کوئی مدرسہ ایسا نہیں ہے جہاں تقلید سے کنارہ کشی ہو۔

اہل حدیث کے اہل تقلید ہونے کا مجھے اس قدر یقین ہو گیا جیسے مجھے بلکہ آپ سب لوگوں کو یہ یقین ہے کہ اس وقت سورج نکلا ہوا ہے اور دن روشن ہے۔

اہل قرآن :۔ یعنی آپ کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ اہل حدیث دراصل اہل تقلید ہیں یا زیادہ سے زیادہ آپ نے یہ جان لیا ہے کہ ان کی تقلید میں وسعت ہے کہ یہ لوگ بہت سوں کی تقلید کے شیدائی ہیں۔ مگر میں آپ کو اب یہ بتانے کی خواہش رکھتا ہوں کہ اہلحدیث کی تقلید عام مقلدین کی تقلید سے کئی گنا سنگین اور بہت ہی خطرناک وجہ کی تقلید ہے۔

غیر مقلد :۔ اہلحدیث کے مقلد ہونے پر جو کچھ میں ہوش وحواس کی سلامتی کے ساتھ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں وہ احساس کی دنیا میں مجھے اور میرے جیسے حس لوگوں پر بجلی گرا دینے کے مترادف ہے۔ مگر آپ تو اس سے بھی زیادہ خطرے کی گھنٹی سنانا چاہتے ہیں۔ کیا واقعی اہلحدیث کی تقلید عام مقلدین کی تقلید سے سنگین ہے؟ آپ نے جہاں اور بہت سی معلومات کے ذریعہ میرے دل ودماغ کو روشن کر دیا وہاں ذرا اس کی بھی وضاحت فرما دیں کہ اہلحدیث کی تقلید سنگین کیسے ہے؟ ان کی تقلید اور مقلدین کی تقلید میں کیا فرق ہے؟

خاتمة الكتاب

اہلحدیث اور عام مقلدین کی تقلید میں فرق

اہل قرآن :۔ ایک فرق پہلے بتایا گیا ہے کہ عام مقلدین صرف اپنے اپنے امام کی تقلید کرتے ہیں۔ جبکہ اہلحدیث بہت سوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اب یہ مشکل آپ ہی حل فرمائیں کہ آپ لوگ تقلید شخصی یعنی ایک امام کی تقلید کو شرک کہتے ہو تو کئی آئمہ کرام کی تقلید کتنا بڑا شرک ہو گی۔ آپ تقلید شخصی کے شرک کو معمولی فرض کر لیں تو تقلید مطلق کو شرک کا سمندر کہنا پڑے گا۔

غیر مقلد :۔ مجھ سے مشکل حل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی میں اس پوزیشن میں ہوں کہ آپ سے کر لے سکوں۔ بس آپ آداب مناظرہ سے ہٹ کر حسب سابق افہام وتفہیم کے ہی انداز میں بتائیں کہ اہلحدیث کی تقلید سنگین اور خطرناک کس طرح ہے۔

نا اہل کی تقلید

اھل قرآن :۔ عام مقلدین اور اہلحدیث کی تقلید میں کئی فرق ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مقلدین ان آئمہ کرام کی تقلید کرتے ہیں جن کے اجتہاد اور فقاہت کے نوبے کو پوری امت نے تسلیم کیا ہے۔ جبکہ اہلحدیث نے تقلید کے لئے ان لوگوں کا انتخاب کیا ہے جو اجتہاد کی دولت سے یکسر محروم ہیں۔ فقاہت اور دینی بصیرت کے حوالے سے صفر اور بالکل ہی نا اہل ہیں۔

چنانچہ سر خیل اہلحدیث مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب لکھتے ہیں۔

"ایسے اندھا دھند احادیث پر عمل کرنے والے محققوں اور مذاہب مشہورہ کے مقلدوں میں سرمو فرق نہیں ہے ہاں یہ فرق ہے کہ وہ آئمہ مجتہدین مسلم الاجتہاد کے مقلد ہیں اور یہ غیر مجتہدین کے مقلد۔ یہ مقلد نام کے محقق جیسے احادیث غیر صحیحہ کے تسلیم میں بے جبطی کر رہے ہیں۔ ویسے ہی احادیث صحیحہ وحسنہ لائق عمل کو رد کرنے میں بے ضبط ہو رہے ہیں"۔

(اشاعۃ السنۃ جلد ۱۱ بحوالہ تجلیات صفدر جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

بٹالوی صاحب کی عبارت سے معلوم ہوا کہ عام مقلدین ان آئمہ مجتہدین کی تقلید سے آراستہ ہیں۔ جن کے اجتہاد و تفقہ کو پوری امت نے سراہا ہے اور اس خوبی کی وجہ سے ان کی خوب مدح سرائی کی ہے۔ اہل تقلید کا کہنا ہے کہ انہی مسلم الاجتہاد مجتہدین کی تقلید حدیث بخاری کی رو سے ضروری معلوم ہوتی ہے جیسا کہ میں مجلس کے شروع میں علامہ وحید الزمان صاحب کا اقرار و اعتراف آپ کو دکھا چکا ہوں۔ لیکن آپ کے اہلحدیث نا اہل لوگوں کی تقلید کرتے ہیں۔ جن کے پیچھے لگنا قیامت کو پکارنے اور اسے دعوت دینے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ

"اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ"۔ (صحیح بخاری)

جب معاملہ نا اہل کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ معاملہ اور خصوصاً دینی معاملہ نا اہل کے حوالے کرنا قیامت کو برپا کرنا ہے آپ لوگ قیامت کو دعوت دینے والی تقلید بھی کر رہے ہیں اور زبان سے یہ دعویٰ بھی کر رہے ہیں کہ ہم لوگ صرف اور صرف قرآن و حدیث کے صریح احکام پر عمل کرتے ہیں۔

اس سے عام مقلدین اور اہلحدیث کی تقلید کا فرق واضح ہو رہا ہے۔ کہ وہ ایسی تقلید کرتے ہیں جسے آپ کے بعض علماء واجب کہتے ہیں جیسا کہ حوالہ جات میں پہلے دکھا چکا ہوں۔ جبکہ آپ لوگ قیامت ڈھا دینے والی تقلید کرتے ہیں اس لئے آپ کا وجود قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

غیر مقلد ۔ جب ہماری یعنی اہلحدیث کی تقلید اتنی سنگین اور خطرناک ہے کہ وہ اپنی شدت کی وجہ سے گویا قیامت کو لا کھڑا کرنے والی ہے تو پھر ہمیں غیر مقلد کیوں کہا جاتا ہے۔ اہلحدیث کے پیارے اور اعزازی نام کی بجائے ہمارے لئے لوگ "غیر مقلد" کا انتخاب کیوں کرتے ہیں؟

اہل قرآن ۔ آپ کو ابھی جو مولانا بٹالوی صاحب کی عبارت دکھائی ہے آپ نے اس میں غور نہیں کیا ورنہ آپ یہ اشکال ہی نہ کرتے۔ آپ کے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ آپ لوگ مقلد حقیقت اور واقعہ کے اعتبار سے ہیں۔ جبکہ غیر مقلد آپ کے محض دعویٰ کو دیکھ کر کہا جاتا ہے۔ یعنی آپ برائے نام غیر مقلد ہیں۔ یعنی صرف نام رکھنے کی وجہ سے آپ مشہور ہو گئے جیسا کہ مولانا بٹالوی صاحب کی عبارت "مقلد نام کے محقق" سے واضح ہو رہا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ محض نام رکھنے سے تو حقیقت نہیں بدل جاتی۔

جیسے کالے آدمی کا نام کافور رکھ دیا جائے جس کا رنگ سفید ہوتا ہے تو وہ کالا آدمی سفید نہیں بن جاتا اسی طرح آپ لوگ بھی اپنا نام محقق، مجتہد رکھنے سے جبکہ درحقیقت مقلد ہیں۔ محقق، مجتہد نہیں بن جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا بٹالوی صاحب اسے بڑی ناانصافی کہتے ہیں۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"ومع ہذا (مقلد ہونے کے باوجود) اپنے کو محقق اور تقلید کے تارک اور عامل بالحدیث کہیں اور پیروان مذاہب مجتہدین پر غیر محقق اور عمل بالحدیث کے تارک اور مقلد ہونے کا طعن کریں تو یہ بڑی بے ضبطی اور بے انصافی ہے" (اشاعۃ السنہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۸)

گویا دونوں لازم وملزوم بن گئے ہیں۔ آخر اہلحدیث کو کیا مجبوری واقع ہوئی۔ انہوں نے اہل بدعت کی تقلید کیوں کرلی۔

اہل قرآن :۔اصل میں یہ لوگ سہولت پسند اور خواہش نفس کے پجاری ہیں۔ جہاں نفسانی خواہشات کی تکمیل کے اسباب دیکھتے ہیں تو بس ان کے حلقے میں داخل ہونے کیلئے ان کی تقلید کا راستہ اختیار کرلیتے ہیں۔ چونکہ انکی تقلید کے بغیر نفسانی خواہشات پوری نہ ہوسکتی تھیں اسلئے ان کی تقلید کو گوارا کرلیا۔

غیر مقلد :۔نفسانی خواہشات کی تکمیل اور لذتوں کے حاصل کرنے کیلئے اہلحدیث نے جو اہل بدعت کی تقلید کی ہے وہ اپنے ذاتی عمل اور طبعی تقاضوں کی وجہ سے کیا ہے یا ان کے مذہب نے اس کی اجازت دی ہے؟

اہل قرآن :۔اگر کسی کا ذاتی عمل ہوتا پھر تو معاملہ اس قدر سنگین نہ ہوتا اور یوں کہہ کر ٹال دیا جاتا کہ یہ ان کا اپنا ذاتی فعل ہے۔ اہلحدیث کا مذہب نہیں مگر مصیبت تو یہ ہے کہ آپ لوگوں کا مذہب ہی یہ ہے کہ خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کے لئے آسانی اور سہولت والے مذہب کی تقلید کی جاسکتی ہے۔

نفسانی خواہشات کی تقلید

عام مقلدین اور اہلحدیث میں یہی تو فرق ہے کہ وہ اپنے مسلک ہی کی تقلید کرتے ہیں اگرچہ مسلکی مسئلہ نفس کے خلاف کیوں نہ ہو جبکہ آپ لوگ تقلید کرتے ہی اسلئے ہیں کہ نفسانی خواہشات کو پورا کیا جاسکے اور آپ کا مسلک آپ کو اس کی اجازت فراہم کرتا ہے۔ آپ کی خودساختہ ''فقہ محمدی'' میں ایسے ہی مذکور ہے۔

چنانچہ علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

''وکذلک لا باس بتتبع الرخص''۔(ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی جلد ا صفحہ ۱۱۲)

''اور اسی طرح رخصتوں کے تلاش کرنے میں کوئی حرج نہیں''۔

ان کے بقول جس مذہب میں لذت والی من پسند چیز ہو تو اس مذہب کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں

FREEDOM FOR GAZA

2۔ شیعوں کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام قرآن وحدیث کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ جامعہ سلفیہ بنارس کے اہلحدیث عالم رئیس محمد ندوی صاحب نے بھی ان کی تقلید میں صحابہ کرام کو قرآن وحدیث کی مخالفت کا مرتکب قرار دے دیا ہے۔

چنانچہ ندوی صاحب لکھتے ہیں۔

''بہت سے صحابہ وتابعین بہت سی آیات کی خبر رکھنے اور تلاوت کرنے کے باوجود بھی مختلف وجوہ سے ان کے خلاف عمل پیرا تھے''۔ (تنویر الآفاق صفحہ ۴۷)

ندوی صاحب ایک اور جگہ ''حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ '' کے متعلق لکھتے ہیں۔

'' ان دونوں صحابہ کرام کو نصوص (قرآن وحدیث) کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیا جاسکتا ہے''۔ (تنویر الآفاق صفحہ ۸۸)

3۔ شیعوں کا کہنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شریعت محمدیہ کو بدل دیا تھا۔ رئیس محمد ندوی اہلحدیث نے بھی شیعوں کی تقلید میں آ کر کہہ دیا ہے کہ مسئلہ تین طلاق میں حضرت عمرؓ نے شریعت محمدیہ میں ترمیم کر کے ایک مجلس کی تین طلاق کو تین بنادیا۔

چنانچہ ندوی صاحب لکھتے ہیں۔

''موصوف (حضرت عمرؓ) نے باعتراف خویش اس قرآنی حکم میں ترمیم کردی' اس قرآنی حکم میں موصوف نے یہ ترمیم کی تین (طلاقیں) قرار پانے لگیں''۔ (تنویر الآفاق صفحہ ۴۹۸)

بطور نمونہ یہ چند مسائل ذکر کئے ہیں تفصیل کے لئے ''غیر مقلدین اور شیعہ مذہب کا توافق مشمولہ علمائے ہند کے مجموعہ مسائل۔ اہلحدیث یا شیعہ؟ مشمولہ فتوحات صفدر'' کا مطالعہ فرمائیں۔

غیر مقلد:۔ ان عبارتوں سے ثابت ہورہا ہے کہ واقعی اہلحدیث نے شیعوں کی تقلید میں یہ سب کچھ لکھ دیا ہے ورنہ قرآن وحدیث نہ صرف یہ کہ ان باتوں کی تائید نہیں کرتے بلکہ ان کے صریح خلاف ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ شیعوں کے علاوہ دیگر باطل فرقوں کی بھی اہلحدیث تقلید کرتے ہیں؟

اھل قرآن :۔شاید میں مرزا قادیانی کی تقلید کا ذکر نہ چھیڑتا مگر آپ نے جب انہیں "فاتح قادیان" کے الفاظ سے یاد کیا ہے تو اب مجھ پر فرض ہو گیا ہے کہ میں فاتح قادیان کی تقلیدی زندگی کو آپ کے سامنے کروں۔ پس خدا کے لئے مجھے چند حوالے دکھانے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

غیر مقلد :۔اچھا! اگر آپ نے یہ بحث ضرور ہی کرنی ہے تو کسی نامور اور معروف عالم کی زبانی کریں اور نہایت اختصار سے ذکر کریں۔

اھل قرآن :۔اس جگہ میں ان کی عبارتیں ذکر کرتا ہوں۔ سارے اہلحدیث جن کے زیر احسان ہیں جنہوں نے اہلحدیث نام الاٹ کرا کر دیا ہے۔ میری مراد اس سے وکیل اہلحدیث مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب کی ذات گرامی ہے۔

بٹالوی صاحب "فاتح قادیان" کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ثناء اللہ بھی شاید بتقلید اپنے امام قادیانی کے جو قصص و اخبار میں حقیقت شرعیہ کے لغت پر مقدم نہ رکھنے میں اس کا شاگرد و پیرو ہے"۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۲)

بٹالوی صاحب بتانا چاہتے ہیں کہ لفظ کا ایک شرعی معنی ہوتا ہے اور ایک لغوی معنی۔ شرعی معنی۔ لغوی معنی پر مقدم ہوا کرتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی شرعی معنی کو لغوی معنی پر مقدم نہیں رکھتا تھا۔ بالکل اسی طرح آپ کے "فاتح قادیان" بھی شرعی معنی کو لغوی معنی پر مقدم نہ رکھنے میں ان کا شاگرد پیرو اور مقلد ہے۔

مولانا بٹالوی صاحب' مولانا ثناء اللہ امرتسری' "فاتح قادیان" کی تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"تفسیر امرتسری کو تفسیر مرزائی کہا جائے تو بجا ہے۔۔۔ اس کا مصنف اس کی تفسیر سراپا الحاد و تحریف میں پورا مرزائی پورا چکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری ہے"۔

(الاربعین صفحہ ۴۳ مشمولہ رسائل اہلحدیث جلد اول)

مولانا بٹالوی صاحب نے ان کی تفسیر کو مرزائی تفسیر قرار دیا ہے اور ان کو "پورا مرزائی" کہا ہے۔ یعنی سر سے لے کر پاؤں تک مرزا قادیانی کا مقلد ہے۔ مگر اصاغر سے کون پوچھے کہ وہ انہیں "فاتح قادیان" کہتے ہیں۔ کیا فتح ان کے سراپا مقلد بننے کا نام ہے؟

اہلحدیث عالم مولانا شرف الدین دہلوی صاحب ان کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ایسے ملا مولوی نفس کے بندے خواہش نفسانی کے لئے گھڑ گھڑ کے مسئلہ بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں یہ قرآن و حدیث کا مسئلہ ہے اور یہ خدا، رسول ﷺ کا حکم ہے"۔ (خلافت محمدی صفحہ ۳۰ محمد جونا گڑھی۔ بحوالہ تجلیات صفدر جلد ۲ صفحہ ۸۹)

حالانکہ گھڑے گھڑائے مسئلوں کو دین الٰہی بنا کر پیش کرنا یہود و نصاریٰ کا کام تھا۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۲۔ فتاویٰ ستاریہ جلد ۲ صفحہ ۴۲)۔ افسوس! یہودیوں اور عیسائیوں کی تقلید میں آپ کے مولوی صاحب نے بھی اسی کام کو اپنی زندگی کا معمول بنائے رکھا۔

غیر مقلد:۔ محترم! بس کریں اب اہلحدیث کا ذکر ختم کریں۔ سر سے پاؤں تک میں ان سے متنفر ہو گیا ہوں۔ میں انہیں وحی الٰہی کا پیرو سمجھتا تھا مگر یہ تو اہل حق کے علاوہ گمراہ اور باطل فرقوں کے مقلد ثابت ہوئے۔ میں یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ قرآن و حدیث کی ضیاء پاشیوں میں زندگی بسر کرنے والے ہیں۔ مگر آپ کی با حوالہ گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ تقلید کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں سرگرداں ہیں۔ ہائے! میں ریت کو پانی سمجھتا رہا۔ چھلکے کو مغز خیال کرتا رہا اور گمراہی کو میں راہ ہدایت قرار دیتا رہا۔ بدعت اور ضلالت کی وادی کو میں صراط مستقیم یقین کرتا رہا۔ ہائے اللہ! یہ کیسے اہلحدیث ہیں کہ دوسروں کو تو تقلید سے منع کرتے ہیں مگر خود اہل بدعت کی اتنی شدت سے تقلید کی ہے کہ بالکل ان کا عین ہو گئے۔ بلکہ ان سے بھی آگے نکل گئے۔ خدا کیلئے مجھے اس جماعت سے نکالیے اور کسی دوسرے مذہب میں داخل کیجئے۔

شاید غیر مقلد کی توبہ کا وقت آ گیا ہے

اہل قرآن:۔ بہت خوب! میں تو یہی چاہتا ہوں کہ جیسے میں اہلحدیث مذہب چھوڑ کر اہل قرآن بن چکا ہوں آپ بھی اہل قرآن بن جائیے اور میرے علاوہ اور بھی کئی اہلحدیث اہل قرآن بن چکے ہیں۔

غیر مقلد:۔ برائے مہربانی! مجھے دھوکہ نہ دیں میں آپ لوگوں کے دھوکہ میں آنے والا نہیں ہوں۔

اہل قرآن:۔ محترم! اس میں دھوکہ کی کون سی بات ہے ہم آپ کو بندوں کی تقلید و اتباع سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی اتباع کی دعوت دے رہے ہیں۔ اگر ہمارے مذہب میں دھوکہ کی کوئی بات ہوتی تو اس میں کوئی بھی شامل نہ ہوتا۔ حالانکہ ہماری جماعت کے جتنے بھی جید علماء مبلغ اور متحرک قسم کے بزرگ ہیں پہلے یہ سارے کے سارے اہلحدیث ہی تھے۔

غیر مقلد۔ ہمارا کوئی بھی عالم اہل قرآن یعنی منکر حدیث نہیں بنا آپ یوں ہی بچوں کو بہلانے والی باتیں کر کے مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس اس کے خلاف کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

اہل قرآن:۔ حافظ محمد اسلم جیراج پوری صاحب ہماری جماعت اہل قرآن میں امامت کے درجہ پر فائز ہیں وہ پہلے آپ کی جماعت اہلحدیث میں تھے۔

چنانچہ اہلحدیث مؤرخ اور مصنف مولانا امام خان نوشہروی ان کے والد مولوی سلامت اللہ جیراجپوری صاحب کے حالات میں لکھتے ہیں۔

"آپ کے صرف ایک بیٹے مولانا حافظ محمد اسلم جیراجپوری ہیں جو مشہور عالم نامور مؤرخ صاحب تصانیف کثیرہ مثلاً تاریخ الامت' تاریخ نجد' تاریخ القرآن وغیرہ ہیں۔ اوائل عمر سے سلسلہ اہلحدیث میں منسلک تھے مگر اب آخر میں اس سے رشتہ توڑ لیا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے کافی ہے اور حدیثیں دین نہیں بلکہ تاریخ دین ہیں"۔ (تراجم علمائے اہلحدیث ہند صفحہ ۳۸۸)

جب تمہارے کئی کتابوں کے مصنف ہماری جماعت میں شامل ہو گئے ہیں تو آپ بھی آ جائیں۔

غیر مقلد:۔ میں اگرچہ مذہب اہلحدیث سے بیزار ہو گیا ہوں مگر ہوش و حواس کے صحیح ہوتے ہوئے آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہوتا۔ بھلے کچھ بھی ہو۔ مجھے موت منظور ہے مگر اہل قرآن بنا منظور نہیں۔

اہل قرآن:۔ آخر کیا وجہ ہے آپ ہماری جماعت سے اس قدر نالاں کیوں ہیں۔ اتنی نفرت کس لئے ہے؟

غیر مقلد ۔ اصل بات یہ ہے کہ میں حنفی علماء کرام کی کتابیں 'شوقِ حدیث' انکارِ حدیث کے نتائج' حجیت حدیث' مقدمہ درس ترمذی وغیرہ کا مطالعہ کر چکا ہوں۔ جن میں حدیث کی حجیت پر مدلل بحث ہے اور آپ کے فرقہ کی بھرپور تردید ہے۔ ان کتابوں کے مطالعہ نے مجھے آپ کی جماعت سے برگشتہ کیا ہوا ہے۔ لہذا پلک جھپکنے کی مدت کے لئے بھی آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہوسکتا اور اہلحدیث مذہب سے آپ کی گفتگو نے بیزار کر دیا ہے اس لئے میں حنفی ہوتا ہوں۔

اھل قرآن ۔ آپ کو حنفی کیوں اچھے لگنے لگے ہیں؟

غیر مقلد : ۔ تقلید تو حنفی اور اہلحدیث دونوں کرتے ہیں مگر ایک اہم فرق یہ ہے کہ حنفی اہل حق آئمہ کرام کی تقلید کرتے ہیں جبکہ اہلحدیث' گمراہ اور باطل فرقوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اس لئے حنفیوں کی تقلید اہلحدیث کی تقلید سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ آپ کو بھی اس سے اتفاق ہے۔ بلکہ آپ ہی نے تو مجھے اس سے آگاہ کیا ہے۔ میں آپ کے سامنے ہی حنفی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔

اھل قرآن : ۔ پھر میری محنت تو رائیگاں چلی گئی۔ میں نے اسی لئے تو اس قدر مشقت برداشت کی ہے کہ شاید آپ ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔

سابق غیر مقلد : ۔ ٹھیک ہے کہ آپ کی محنت رائیگاں چلی گئی مگر میری محنت کا صلہ نقد وصول ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی دولت سے مالا مال کر دیا ہے۔ اچھا اب اجازت۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

غیر مقلدین کے بخاری شریف پر عمل کرنے کے دعوی کے غلط ہونے کو طشت از بام کرنے والی

کتابیں

۱۔ احادیث بخاری اور غیر مقلدین

۲۔ غیر مقلدین کا امام بخاریؒ سے اختلاف

از قلم حقیقت رقم: مولانا رب نواز سلفی صاحب

مکتبۃ الجنید کی چند دیگر اہم مطبوعات

اسلام کے نام پر حواپرستی

تالیف

نور محمد تونسوی صاحب

عقیدہ حیات الانبیاء اور قائدین امت

تالیف

مولانا نور اللہ رشیدی صاحب

جماعت المسلمین تحقیق کے آئینے میں

تالیف

مولانا عبدالستار صاحب اوگی والا

عقیدہ حیات الانبیاء فی ضوء اجماع العلماء

تالیف

مولانا عبدالستار صاحب اوگی والا

نام نہاد جماعت المسلمین کے امیر کے خط کا تفصیلی جواب

تالیف

مولانا عبدالستار صاحب اوگی والا

غیر مقلدین کا امام بخاریؒ سے اختلاف

تالیف

مولانا رب نواز سلفی دیوبندی

گلدستہ سنت فی رد بدعت

تالیف

مولانا عبدالستار صاحب اوگی والا

سلفی کون؟ حنفی یا غیر مقلد

تالیف

مولانا عبدالجبار سلفی دیوبندی

القول المعتبر فی حیات خیر البشر

تالیف

مولانا عبدالجبار سلفی دیوبندی

FREEDOM FOR GAZA

ناشر

مکتبۃ الجنید اور دیوبند کیسٹ ھاؤس برائے رابطہ جمال اللہ حنفی

عقب الآصف سکوائر نزد مدرسہ عقیدۃ الاسلام حسن نعمان کالونی سہراب گوٹھ کراچی 0334-3441039